رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی بھیجا ئیگی

عوام سے	۴ ر
خواص سے	۵ ر
ہندوستان سے باہر	۷ ر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے	۱۲ ر

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی
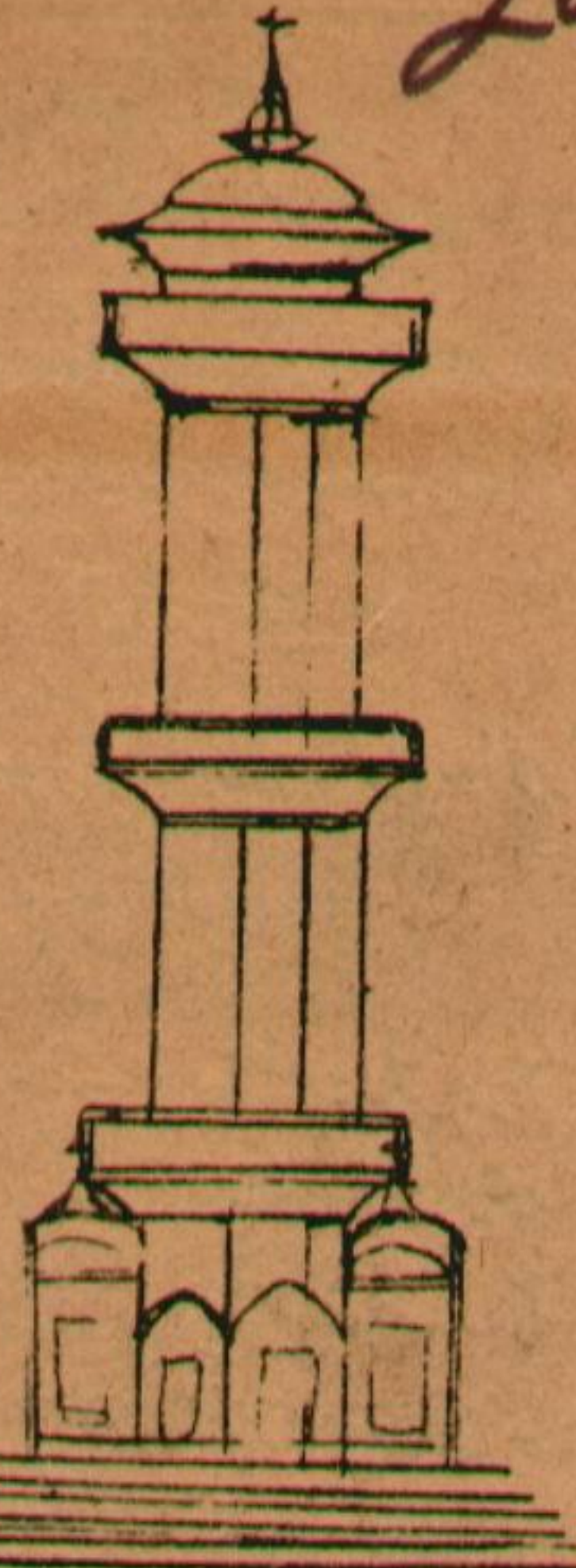
نمبر ۴۳ قادیان دار الامان ۱۴ - نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۲۷ ہجری جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کیلئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے - اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے - متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے - حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلایل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے - کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں - ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے - اس وقت تک چار پارے شروع ہو چکے ہیں

قیمت ہر پارہ (للعہ) چار روپیہ

تفسیر سورہ بقر مکمل (ہے) تین روپیہ چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب وغریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کرکے چھاپے گئے ہیں - یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے میں ہیں دعوے سے کہتا ہوں - کہ کوئی ان کو پڑھے - اور گرویدہ نہ ہو جاوے - یہ مجموعہ اب زر سے لکھنے کے قابل ہے - اور موتیوں کے تولنے میں بھی سستا ہے بایں قیمت صرف ۸ فی جلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے - اور الحمد للہ کہ میری پاس وہ سامان جمع ہے -

پتہ

تمام درخواستیں یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے نام آنی چاہئیں

انوار احمدیہ مشین پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا

پٹیالہ کا مقدمہ بغاوت

پٹیالہ کے مقدمہ بغاوت کے متعلق آریہ اخبار پہلے تو مسٹر جان پال وار برٹن صاحب ہی پر حملے کر رہے تھے اور اب سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی ذات پر بھی حملے شروع کر دیئے ہیں مسٹر جان پال وار برٹن نے جو احسانات ریاست پٹیالہ پر اپنے حسن انتظام سے کیے ہیں وہ ایسے نہیں۔ کہ امن و عافیت کے خواہشمند انہیں فراموش کر دیں۔ ریاست کی پولیس کو نہایت قابل اور مستعد بنا دیا ہے اور آئے دن ڈکیتیوں کی وارداتوں کا ایسا عمدہ انسداد کیا ہے کہ امن دوست گروہ کی طرف سے مسٹر وار برٹن کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ صرف ریاست ہی نہیں بلکہ علاقہ انگریزی میں بھی انہوں نے بدمعاشوں اور ڈاکوؤں سے ملک کو بچانے کے لیئے عظیم الشان خدمات کی ہیں اور ملک کے تمام نیکوکار اور امن پسند لوگ ہر طبقہ کے ان کے خصوصیت سے شکر گزار رہے ہیں مسٹر وار برٹن کی قابلیت اور خصوصیت سے فن سراغرسانی میں کمال مسلم ہے۔ ان کی طرف کسی سازش کا منسوب کرنا حد درجہ کی پست فطرتی ہے اور خود سرکار مہاراجہ صاحب کی ذات پر حملہ کرنا اور بھی کم عقلی ہے مسٹر وار برٹن کو کسی شخص کے ساتھ کوئی وجہ عناد نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ جو حالات انہیں ملے اس کی بنا پر انہوں نے ضابطہ کی کارروائی کی یہ اخبارات کا فرض نہیں کہ وہ قبل از مرگ واویلا کر کے مسٹر وار برٹن پر حملے کریں اور مقدمہ کو کمزور دکھانے کی سعی کریں۔ اگر یہ گرفتاران بغاوت بے گناہ ہی ہیں تو آخر عدالت کھلی ہے۔ انصاف ہوگا کسی پر ناحق ظلم نہیں ہونے کا۔ اور اگر انہوں نے کچھ شرارت کرنی چاہی تھی۔ تو اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے ہیں ان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اور اخبارات اپنی اسی قسم کی تحریروں سے مسٹر وار برٹن اور خود مہاراجہ صاحب کو گویا دھمکانا چاہتے ہیں جو شرمناک امر ہے مہاراجہ صاحب پر حملہ کرنا اور بھی بیہودگی ہے۔ مہاراجہ صاحب کا یہ فرمانا کہ "ریاست میں کئی لوگ سڈیشن پھیلانے کے مرتکب ہوئے ہیں جنکو سخت سزا دی جاویگی" بالکل درست ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ بے گناہ پھانسی دیے جاینگے دانشمندی نہیں ہے جن لوگوں نے سڈیشن پھیلانے کی کوشش کی ہے وہ کوئی حق نہیں رکھتے۔ کہ ان پر رحم کیا جاوے وہ ملک اور قوم کو بدنام کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حمایت کوئی سلیم الفطرت اور بہی خواہ قوم و ملک نہیں کر سکتا بے گناہوں کے ساتھ ہمیں بھی ہمدردی ہے لیکن جب تک کسی کی بے گناہی ثابت نہ ہو جاوے اس وقت تک ہم کسی کی نسبت کوئی رائے نہیں دے سکتے اور آریہ بھائی کیوں شور مچاتے ہیں گرفتاران بغاوت پر جو تکلیف آئی ہے وہ تو کسی پہلے جنم کی کسی کرتوت کا نتیجہ ہے اسکا شکوہ کیوں کیا جاوے بلکہ میری دانست میں تو ان کے مقدمہ کی پیروی بھی نہیں کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ لوگ اگلے جنم میں اسکو یاد رکھیں اور پھر کبھی وہ شرارت نکریں جس کے بدلے میں ایسے پکڑے گئے ہیں۔

مسٹر وار برٹن نے گرفتاران بغاوت کے ساتھ جس قدر رعایت وہ کر سکتے ہیں اسے جائز رکھا ہے ملزم اپنے رشتہ داروں سے دو سپاہیوں کی تحویل میں گھر جا کر مل سکتے ہیں۔ کیا یہ رعایت لاہور میں بھی کسی سے روا رکھی گئی تھی۔ پھر احسان فراموشی ٹھیک نہیں۔ ہندو و مسلمان اخبارات کو متفق اللفظ ہو کر یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ جو سڈیشن پھیلاتے ہیں ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہو اور جو بے گناہ ہیں۔ آخر عدالت ان پر ظلم نہیں کریگی۔ یہ ہم یقین رکھتے ہیں۔

بہر حال میں بہ جرأت سے ظاہر کرتا ہوں کہ مسٹر وار برٹن صاحب کی خدمات اور کارنامے ہمیشہ امن کے دوستوں کے لیے شکر گذاری کا موجب ہیں۔ انہوں نے ریاست پٹیالہ میں جو خدمات کی ہیں ریاست ہمیشہ انہیں قدر سے یاد رکھیگی۔ اور اس مقدمہ سڈیشن میں مسٹر وار برٹن کا طرز عمل نہایت معقول اور سنجیدہ ہے۔ اس کے خلاف منہ کھولنا معقولیت کے خلاف ہے۔ اور مہاراجہ صاحب کو بدنام کرنا اور بھی ایسی تحریروں کی اشاعت سے صرف غرض یہی کہ کسی طرح پر مسٹر وار برٹن کی مخالفت اور مہاراجہ صاحب کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاوے شاید اسی سے مقدمہ کی حالت پر کچھ اثر پڑے۔ یہ طریق نہایت نامناسب ہے آریہ اخبارات اس رویہ کو چھوڑ دیں۔ اور مسٹر وار برٹن صاحب اور مہاراجہ صاحب بہادر کی مخالفت کر کے محسن کشی اور نمک حرامی کا الزام اپنے ذمہ نہ لیں۔

فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب کا دورہ

نومبر کے پہلے عشرہ میں فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب کا دورہ تحصیل بٹالہ میں رہا۔ بٹالہ۔ پنج گرائیاں۔ سری گوبند پور۔ اور ہرچووال آپ کے مقامات دورہ تھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب ضلع گورداسپور آپ کے ہمراہ رہے ملک قادر بخش صاحب تحصیلدار بٹالہ کا حسن انتظام قابل تعریف تھا۔ ملک صاحب میں انتظامی قابلیت اعلیٰ درجہ کی ہے اور رفاہ عام کاموں کے ساتھ خصوصاً دلچسپی ہے۔ ڈیرہ نانک میں ہائی سکول کا پبلک چندہ سے کھولدینا ملک صاحب کی توجہ کا نتیجہ ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر گورداسپور ایک بیدار مغز اور نیک طبیعت کا انسان ہے۔ وہ ایسے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ چنانچہ ملیریا کے حملے کو روکنے کے لیئے

پنجاب بھر میں تقسیم کونین کے لیئے کونین سوسائٹی کے اجراء کا انہوں نے انتظام کیا ہے قادیان تک ریلوے کے بھی وہی محرک ہیں۔ اور صاحب موصوف زیارٹ کی ہیں ایک بہت بڑا کارخانہ شکر سازی کا پبلک سرمایہ سے بنوانا چاہتے ہیں۔ صاحب موصوف اگر ہمارے ضلع میں چند سال اور رہ جائیں تو ضلع گورداسپور میں بڑی صنعتی ترقیاں ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔ بہرحال ایسے قابل ماتحت کی کارگذاری پر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی توجہ کے ہم متمنی ہیں ۔

کاہنووان کی ڈکیتی کے انعامات

کاہنووان ضلع گورداسپور میں جو خطرناک ڈاکہ پڑا تھا اس کے متعلق افسران پولیس کو یکم نومبر ۱۹۰۹ء کو گورداسپور میں خاص طور پر انعامات دیئے گئے۔ بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر پولیس اور دوسرے انسپکٹر صاحبان کو ایک ایک سو روپیہ انعام دیا گیا۔ اس موقعہ پر سراغرسانی کے متعلق پولیس کے افسرون اور سپاہیون نے بھیس بدلنے کے کرتب دکھائے۔ منشی مہدی حسن سب انسپکٹر کاہنووان نے نہایت عمدگی کے ساتھ انگریز کا بھیس بدلا اور سب کو سراسیمہ کر دیا۔ پولیس افسرون کی قدردانی انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے جوش اور شوق دلاتی ہے اسی ضمن میں مجھے یہ کہدینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بٹالہ صدر کے سب انسپکٹر سید اکبر علی شاہ صاحب عارضی طور پر انسپکٹر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ صدر سٹیشن میں اگر بابو الطاف الرحمٰن صاحب کو مقرر کیا جاوے تو نہ صرف حق بحقدار ہو گا۔ بلکہ نہایت مفید اور ضروری ہو گا۔ وہ اس سے پہلے صدر سٹیشن بٹالہ کے متعلق کام کر چکے ہیں اور شہر میں رہنے کی وجہ سے بھی وہ بٹالہ صدر کے متعلقہ دیہات کے بدمعاشون سے خوب واقف ہیں۔ اگرچہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب کی پیشی میں وہ کام کر رہے ہیں مگر اس کام کے لیئے منشی سیف اللہ خان صاحب بھی خوب موزون ہیں۔ اگر میری اس تحریر پر توجہ کی جاوے گی اور جس کی نسبت ضلع گورداسپور کے لائق اور مستعد کپتان صاحب سے امید ہے تو میں سمجھتا ہوں بٹالہ صدر کے متعلق علاقہ پر خاص احسان کیا جائیگا ۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساتھیہ میں اصلاح جماعت کے کام میں بدستور مصروف ہیں

۲۔ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی کی پناہ میں زندگی بسر کر رہا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب اپنی علمی اور عملی ترقی میں قابل رشک نمونہ ہو رہے ہیں اللھم زد فزد آپ کے برکات فیض ہمارے لیئے موجب اطمینان اور مسرت ہیں

۳۔ انسپکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ سے بہت محظوظ ہوئے اور معائنہ کی کتاب میں قابل قدر رائے کا اظہار انہوں نے کیا ہے۔ یہ امر ایسا تازہ اور قوم کے لیئے موجب مسرت و شکرگذاری ہے۔

۴۔ نواب صاحب قبلہ کی ۱۰ / نومبر ۱۹۰۹ء تک قادیان میں واپس تشریف لانے کی خبر ہے۔

۵۔ منصوری پہاڑ پر ایک اتفاقیہ مباحثہ پیش آگیا ہے وہاں ایک سوداگر کے دو نوجوان بچے سلسلہ میں داخل ہو گئے جنکی وجہ سے کوہ منصوری پر طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ ان بچون کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا ہے اور جس استقلال اور ہمت کے ساتھ محض خدا کے فضل سے ان تکالیف کو وہ برداشت کرتے رہے ہیں یہ سلسلہ کی سچائی کا زبردست ثبوت ہے اسی سلسلہ میں مباحثہ کی تجویز ہو گئی حضرت خلیفۃ المسیح نے اس موقعہ پر مولوی روشن علی صاحب۔ میر قاسم علی صاحب احمدی دہلی اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکے اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب ایسے بزرگان کا مختصر سا گروہ منصوری پر بھیجدیا ہے۔ فریق مخالف کی طرف سے غالباً مولوی ثناءاللہ امرتسری ہو گا۔ ۱۳ / ۱۴ / نومبر مباحثہ کی تاریخیں تھیں مفصل حالات بعد میں انشاءاللہ شایع کر دیئے جائیں گے۔ خدا کرے کوئی مفید نتیجہ پیدا ہو آمین

مختصر نوٹ

لاہور کے مختلف پریسون اور کتب خانون کی تلاشیان ہو چکی ہیں۔ گذشتہ شورش کے ایام میں جن لوگون کی زہریلی تحریرون اور تقریرون پر نوٹس لیا گیا تھا اسوقت بھی ان کی تحریرین اور مسودے ہی ان تلاشیون اور تلاشیون کے ساتھ گرفتاریون کا موجب ہوئے ہیں میں حیران ہون کہ اس قسم کے لٹریچر کے ملکون میں پھیلانے سے کیا فائدہ متصور ہو سکتا ہے جب تک ہمارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہون ہمارا کیرکٹر درست نہ ہو ہم نہ قوم کے لیئے مفید ہیں اور نہ اہل ملک کے لیئے نہ اپنے لیئے پس مقدم ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اصلاح نفس کے مسئلہ پر غور کریں ۔

ضرورت زمانہ۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم ان لوگون میں سے ہیں جو خاموشی سے تکلف کے بدون کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ ماسٹر صاحب کو تصنیف و تالیف اور خدمت دین کا شوق ہے اور ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کام کو کرتے رہتے ہیں۔ حال میں انہوں نے ضرورت زمانہ کے نام سے ایک کتاب درسی کتابون کی تقطیع پر شایع کی ہے اس کتاب میں ان سوالات کا جواب دیا ہے جو آجکل آریہ اور عیسائی لوگ عموماً اسلام پر کرتے ہیں میری دانست میں یہ کتاب فی الحقیقت اپنے نام کی طرح زمانہ کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہے ایسی کتابون کی اشاعت کثرت سے ہونی چاہیے۔ اگر ایسے رسالجات انجمنون کی طرف سے محض لاگت پر شایع ہو جایا کرین۔ تو کچھ تعجب نہیں ان کی اشاعت کثرت سے ہو بہرحال ماسٹر صاحب کی یہ خدمت نہایت قابل قدر ہے اسلامی انجمنون اور مدارس میں اس کتاب کو داخل کرنا چاہیے۔ کتاب نہایت عمدہ کاغذ پر خوبصورت چھاپی گئی ہے اور قیمت ۸/ ہے۔ میں پھر ایک بار کہنا چاہتا ہون کہ یہ کتاب ہر مسلمان کے پاس ہونی چاہیے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیان کے پتہ سے درخواست کرنے پر ملے گی ۔

حضرت مسیح موعود و مغفور کیوں کامیاب ہوئے؟

حضرت مسیح موعود و مغفور کا ظہور و بروز ایسے وقت میں ہوا جبکہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ کل دنیا میں ایکقسم کی بیدینی کے آثار پائے جاتے تھے۔ اور اس زمانہ کو علم اور روشنی کا زمانہ قرار دیا جاتا تھا۔ وہ لوگ جو مغربی علوم اور فنون سے دلچسپی اور مذاق رکھتے تھے وہ الہیات پر ہنسنے اور خدا تعالی کی ہستی کا اقرار کرنیوالونکو دانشمندوں کے طبقہ سے نکال دینے پر آمادہ تھے ایسی حالت اور صورت میں جبکہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونیوالے بھی یہ کہہ اٹھتے تھے کہ آج اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو انکو اپنی نبوت کا منوانا مشکل ہو جاتا اس قسم کی آوازوں کے درمیان حضرت مسیح موعود مغفور کا مبعوث ہونا اور اپنی ماموریت کا اقرار کرا لینا نہ صرف انکی کامیابی کا ایک بین نشان تھا بلکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا

اسلیئے کہ جو لوگ باوجود اہل اسلام کے ریفارمر اور لیکچرار کہلانیکے علانیہ مسلمانونکے جلسہ میں اس قسم کے الفاظ اپنی زبان سے بے محابا نکالدیتے تھے اور عام مسلمان بھی اس قسم کا دعوے ایک باخبر مسلمان کے منہ سے سنکر گھبرا جاتے تھے ان کے لیئے اس سے بڑھکر کیا نشان اور اعجاز ہو سکتا تھا کہ

آنحضرت کا ایک غلام

مامور ہونیکا نہ صرف دعوی کرے بلکہ اسے مسلمانوں کی ہاں سمجھدار مسلمانوں کی ایک کثیر آبادی سے منوا بھی لے اور یہ منوانا معمولی رنگ میں نہیں۔ بلکہ ایسی صورت میں کہ ماننے والے اپنے آپ کو اسکے ہاتھ پر بیچ دیں اور ماننے والوں میں بھی ہر طبقہ کے مسلمان ہوں یہانتک کہ وہ لوگ بھی جو نئی روشنی کے دلدادہ اور موجودہ سائنس اور فلسفہ سے متاثر اور وہ لوگ بھی جو مشرقی علوم میں ماہر اور خود اپنی قابلیتوں کی وجہ سے مختلف جماعتوں کے امام اور پیشوا مانے جاتے ہوں اور جو اپنی علمی قابلیتوں اور کمالات میں جہانتک رسمی علوم کی تحصیل کا سوال ہے۔ ضابطہ اور قواعد کے لحاظ سے شاید اس سے بڑھے ہوئے ہوں مگر ہاں وہ اس علم کیساتھ نور فراست رکھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے اسکی چاکری کو اپنا فخر سمجھا۔

قلوب کی تسخیر اور فتح معمولی فتح نہیں ہوا کرتی۔ یہ فتح تیغ و سنان کی فتح سے بھی زیادہ زبردست اور دیرپا ہوتی ہے۔ غرض ایسے وقت اور ایسی حالت میں ایک جاہل سے لیکر ایک عالم اور فاضل تک اور ایک پرانے فیشن کے معمولی نماز سے لیکر نئی روشنی کے دلدادہ اور گرویدہ لوگوں تک کو اپنے حلقہ اطاعت میں لے لینا اور انہیں اپنے دعاوی کا قائل کرا لینا **عظیم الشان کامیابی ہے۔**

مگر سوال یہ ہے کہ یہ کامیابی اسے کیونکر حاصل ہوئی؟ کیا اس کامیابی کا راز اسکی دولت ہے۔ ہرگز نہیں اگرچہ وہ ایک جلیل القدر خاندان کا ممبر تھا۔ مگر وہ اپنی درویشانہ حالت کے کبھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ دنیوی مال و جاہ کے حاصل کرنیکے لئے ان تجاویز پر کبھی عامل ہو جو اس قسم کے لوگ کر سکتے ہیں۔ آپ اگر چاہتے تو بوجہ اپنی خاندانی وجاہت اور بزرگی کے بہت بڑا عہدہ حاصل کر سکتے آپکا ایک بچہ جس نے متعارف علوم کی کوئی ڈگری حاصل نہیں کی اپنی خاندانی خدمات اور ذاتی قابلیت کے سبب سول لائن میں ایک معزز عہدہ دار ہے۔ اور آپکے بڑے بھائی صاحب مرحوم معزز عہدوں پر رہے پس اگر آپ بھی چاہتے تو بہت کچھ کر سکتے مگر دل ہی نہ تھا جو دنیا کا متوالا ہو اس میں وہ خواہش اور آرزو ہی نہ تھیں پس اسکی کامیابی کا گر دنیا کی دولت نہ تھی بلکہ یہ کہدینا کوئی بے ادبی اور خلاف واقعہ امر نہیں سمجھتا کہ وہ اپنے سید و مولا اور آقا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلکر عملی رنگ میں کہتے تھے۔

الفقر فخری

پھر کیا آپکی کامیابی کا راز کوئی جتھا اور جمعیت تھی؟ ہرگز نہیں وہ ایک بیکس انسان کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ دنیا میں عام طور پر جسطرح جتھے بنتے ہیں وہ ان طریقوں سے بیزار اور متنفر تھے وہ جلوت پر خلوت کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے وہ گوشہ گمنامی میں پڑے رہنا ہی اپنی کامیابی اور راحت یقین کرتے تھے۔ پھر ایسے شخص کیساتھ کوئی جماعت اور جتھا کس طرح ہو سکتا تھا؟ اور پھر ایسے جتھے اور جمعیتیں زیادہ سے زیادہ اردگرد کے حالات اور واقعات پر متاثر ہو سکتی ہیں مگر خدا کی عجیب قدرت ہے کہ اس وقت کے بعد جب آپ گوشہ گمنامی سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ اور خدا تعالی کے اذن اور امر کے نیچے آپنے **دعوت الی الحق** کا کام شروع کیا تو آپ کی طرف ابتداً توجہ ان لوگونکو ہوئی۔ جو بجائے خود مفلس اور نادار اور کس مپرس تھے اور اردگرد اور خود اسکے وطن میں تو توجہ ہی نہیں ہوئی پھر سوال ہوتا ہے کہ اسکی کامیابی کا راز کیا تھا؟ اس سوال کا جواب چند سطروں یا چند مضمون میں نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ اسکے واسطے ضرورت ہو سکتی ہے۔ کئی مجلدات کی مگر میں یہاں صرف ایک یا دو امر بیان کرونگا۔ آپ کی خارق عادت کامیابی کا راز

ایمان باللہ اور استقلال

کے الفاظ میں مختفی ہے ان الفاظ کی تشریح کے لیئے بھی بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے مگر

مین مختصراً انکی طرف اشارہ کرونگا ایمان باللہ تمام کامیابیونکی جڑ ہے قرآن مجید کے شروع میں کامیاب گروہ کے نشانات اور علامات بتائے گئے ہیں وہ اعمال اور افعال جو کامیاب ہونیوالے شخص کو اختیار کرنے چاہئیں۔ وہ ایمان باللہ ہی پر متفرع کئے گئے ہیں چنانچہ الذین یومنون بالغیب پہلا نشان قرار دیا گیا ہے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان دعاؤں کی تحریک پیدا کرسکتا ہے اور دعائیں ہی وہ کارگر حربہ ہیں جسکا جواب اور مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی پس حضرت کی زندگی مین جو امر آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے وہ آپ کا اللہ پر ایمان تھا وہ قادر مقتدر اور متصرف خدا پر ایسا ایمان رکھتے تھے کہ دنیا کی کوئی مصیبت کوئی دکھ کوئی تکلیف آپ کو گزند نہیں دے سکتی تھی وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے حملے کو بھی اس ایمان کی وجہ سے ہیچ سمجھتے تھے اسی ایمان نے آپ مین وہ استقلال پیدا کردیا تھا۔ جو بجائے خود ایک اعجاز اور کرامت تھی کیونکہ یہ مسلم مسئلہ ہے۔

اَلاِستقامۃُ فوقَ الکرامۃ

خدا تعالیٰ پر ہی ایمان اور پھر اس ایمان کیساتھ یہ فوق الکرامۃ استقامۃ ہی تھی کہ آپ دہلی جیسے شہر مین جہان آپ پر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اپنے دعوے کے شروع مین چند آدمیوں کے ساتھ چلے جاتے ہین اور اپنے دعوے کا اعلان کرتے ہین شہر کے تمام چھوٹے اور بڑے عالم اور جاہل آپکی مخالفت کے لیئے اٹھے ہین مگر یہ کس دل اور کس قوت کا انسان ہے۔ کہ ہزاروں انسانوں کے سامنے جہان زندگی اور موت کا سوال ہے نہایت سادگی اور بڑی بے تکلفی اور اطمینان کیساتھ اپنے دعوے کو بیان کرتا ہے۔ ایسی خداداد قوت اور جرأت کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جو لہو تو دلوں مین قتل کے منصوبے کرکے اس میدان مناظرہ مین جمع ہوئے تھے بے حوصلہ ہو جاتے ہین اور کوئی ہاتھ اور زبان نہیں کھل سکتی کہ آپ کے خلاف کچھ کہے۔

دعوے کے دن سے لیکر اسوقت تک جبکہ خدا تعالےٰ نے آپکو بلا لیا۔ پوری آن اور شوکت و قوت کیساتھ اپنا پیغام مخلوق الٰہی کو پہنچاتے رہے یہ تھا آپکی کامیابی کا راز پس اگر ہم بھی چاہتے ہین کہ کامیاب ہوں تو ہمارے لئے یہی اسوہ حسنہ ہے اور یہی رہنما ہے اگر ہم اسے اختیار نہیں کرینگے تو ہماری کامیابیان مفقود ہین۔ قرآن مجید مین حزب اللہ کے نشانات اور انکے اعمال دئے ہیں۔ ہمارے امام نے ہمین حزب اللہ بنانا چاہا آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بھی یہی چاہتے ہین وہ ہمین کامیابی کے تمام منازل طے کرانا چاہتے ہین مگر ان کے لیئے شرط وہی ہے کہ ہم

ایمان باللہ اور استقلال پیدا کرین

اگر یہ نعمت ہمیں ملجاوے تو یقیناً ہم ملائکہ سے مصافحہ کرینگے کیونکہ قرآن مجید یہی بتاتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الایہ ارشاد خداوندی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس راہ پر قدم ماریں اور یہ خدا تعالےٰ ہی کے فضل سے ہو سکتا ہے

چوں طلوع مے زنے وقت خمار و التہاب

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر پنجاب

(مسلمانوں کی حق تلفیاں)

"چراغ تلے اندھیرا" یہ مثل غالباً صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کے دفتر کے لئے ہی موزوں کیگئی ہوگی جیسا کہ مندرجہ ذیل فہرست سے صاف عیاں ہے۔

عہدہ	تنخواہ	عملہ مستقل	ہندو	مسلمان	عیسائی
سپرنٹنڈنٹ	۲۰۰۔۳۰۰	۱	۱	۰	۰
ہیڈ کلارک	۲۰۰	۲	۱	۰	۱
"	۱۵۰	۳	۳	۰	۰
"	۱۰۰	۷	۶	۱	۰
کلارک	۸۰	۷	۴	۲	۰
"	۷۰	۸	۶	۲	۰
"	۶۰	۱۰	۹	۱	۰
"	۵۰	۱۶	۱۲	۱	۳
میزان کل		۵۳	۴۳	۷	۴

یعنی ۴۳ کلارک مین سے صرف ۷ مسلمان دکھائی دیتے ہیں اور وہ بھی بہت غیر ضروری کام پر لگائے گئے ہین یہ دفتر ڈاکخانجات پنجاب و سرحد شمال مغربی کا دفتر اعلیٰ ہے ایسی حالت مین صاحب بہادر خود خیال فرما سکتے ہین کہ سرکل مین مسلمانوں کی کیا حالت ہو سکتی ہے مندرجہ بالا فہرست کے متذکرہ افسروں کے علاوہ تینوں کیمپ کلارک ہندو اسٹیبلشمنٹ برانچ کا ہیڈ کلرک سیکنڈ کلرک اور دیگر تمام کلرک ہندو جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ سرکل اور دفتر کے مسلمانوں کے حقوق ہر حالت مین تلف کئے جارہے ہین کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ہمارے مہربان ہندو صاحبان مسلمانونکو جو تعداد گریڈ مین آگے ہی کمزور ہین ہر وقت پامال کرنیکی کوشش میں کوئی دقیقہ فرو نہیں کرتے علاوہ ازیں پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر کو دفتر کے مسلمانوں کی تعداد کا مدنظر رکھنا اسلیئے نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ دفتر سرکل کی ہزاروں ملازمتوں پر اقتدار رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے ہم نہایت ادب سے ملتمس ہین کہ صاحب بہادر بھی جیسا کہ مسٹر ہنگٹن و مسٹر ملٹن صاحبان نے مسلمان امیدوار بھرتی کرنیکا حکم صادر فرماکر حق رسی کرنیکی کوشش کی تھی ضرور دادرسی فرماکر مسلمانوں کو ممنون فرماوینگے کیونکہ ہمارے مہربانوں (ہندوؤں) نے پھر اسی حکم کو بالائے طاق رکھدیا ہے کیونکہ سب کام انہی کے ہاتھوں مین ہین۔ نیز ایسی اسامیاں جنکا تقرری تبادلہ ترقی اور اپیل سے تعلق ہے اسطرح تقسیم کیجاوین کہ فریقین کو شکایت کا کوئی موقع نہ رہے چنانچہ اسوقت سرکل مین خصوصاً اور دفتر مین عموماً اس طرح کہرام مچ رہا ہے کم ازکم دفتر کے کلرکوں مین نصف مسلمان ہونے چاہئیں۔ کیونکہ آبادی کے لحاظ سے مسلمان ہندوؤں اور سکھوں سے بہت زیادہ ہین جیسا کہ مفصلہ

ذیل فہرست [illegible] مسلمان ۲۲ [illegible] ہندو و سکھ ۶۰۷ ۱۲۶۰۹ ہندو ۲۱ [illegible] ۱۰ سکھ ۲۱۳۰۹۸۷ تعجب ہے کہ ایسی حالت مین بھی مسلمانوں کی تعداد

مین مختصراً انکی طرف اشارہ کردیگا ایمان باللہ تمام کامیابیونکی جڑ ہے قرآن مجید کے شروع مین کامیاب گروہ کے نشانات اور علامات بتلائے گئے ہیں وہ اعمال اور افعال جو کامیاب ہونیوالے شخص کو اختیار کرنے چاہئیں۔ وہ ایمان بالمدی پر متفرع کئے گئے ہیں چنانچہ الذین یومنون بالغیب پہلا نشان قرار دیا گیا ہے خدا تعالیٰ پر کامل ایمان دعاؤں کی تحریک پیدا کرسکتا ہو اور دعائیں ہی وہ کارگر حربہ ہیں جسکا جواب اور مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی بس حضرت کی زندگی مین جو امر آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے وہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان تھا وہ قادر مقتدر اور متصرف خدا پر ایسا ایمان رکھتے تھے کہ دنیا کی کوئی مصیبت کوئی دکھ کوئی تکلیف آپ کو ہرگز نہیں دبا سکتی تھی وہ اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے حملے کو بھی اس ایمان کی وجہ سے ہیچ سمجھتے تھے اسی ایمان نے آپ میں وہ استقلال پیدا کردیا تھا۔ جو بجائے خود ایک اعجاز اور کرامت تھی کیونکہ یہ مسلم مسئلہ ہے۔

اَلاِستقامۃ فوق الکرامۃ

خدا تعالیٰ پر ہی ایمان اور پھر اس ایمان کیساتھ یہ فوق الکرامۃ استقامۃ ہی تھی کہ آپ دہلی جیسے شہر مین جہان آپ پر کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اپنے دعوے کے شروع مین چند آدمیوں کے ساتھ چلے جاتے ہین اور اپنے دعوے کا اعلان کرتے ہین شہر کے تمام چھوٹے اور بڑے عالم اور جاہل آپکی مخالفت کے لیئے اٹھے ہین مگر یہ کس دل اور کس قوت کا انسان ہے۔ کہ ہزارون انسانون کے سامنے جہان زندگی اور موت کا سوال ہے نہایت سادگی اور بڑی بے تکلفی اور اطمینان کیساتھ اپنے دعوے کو بیان کرتا ہے۔ ایسی خدا داد قوت اور جرأت کا نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جو ہو خو دلونمین قتل کے منصوبے کرکے اس میدان مناظرہ مین جمع ہوئے تھے بے حوصلہ ہو جاتے ہین اور کوئی ہاتھ اور زبان نہیں کھل سکتی کہ آپ کے خلاف کچھ کہے۔

دعوے کے دن سے لیکر اسوقت تک جب کہ خدا تعالےٰ نے آپکو بلا لیا۔ پوری آن اور شوکت و قوت کیساتھ اپنا پیغام مخلوق الٰہی کو پہنچاتے رہے یہ تھا آپکی کامیابی کا راز پس اگر ہم بھی چاہتے ہین کہ کامیاب ہوں تو ہمارے لئے یہی اسوہ حسنہ ہے اور یہی رہنما ہے اگر ہم اسے اختیار نہیں کرینگے تو ہماری کامیابیان مفقود ہین۔ قرآن مجید مین حزب اللہ کے نشانات اور انکے اعمال دیئے ہیں۔ ہمارے امام نے ہمین حزب اللہ بنانا چاہا آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بھی یہی چاہتے ہین وہ ہمین کامیابی کے تمام منازل طے کرانا چاہتے ہین مگر ان کے لیئے شرط وہی ہے کہ ہم

ایمان باللہ اور استقلال پیدا کرین

اگر یہ نعمت ہمیں ملجاوے تو یقیناً ہم ملائکہ سے مصافحہ کرینگے کیونکہ قرآن مجید یہی بتاتا ہے۔ **ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ** الایہ ارشاد خداوندی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس راہ پر قدم مارین۔ اور یہ خدا تعالےٰ ہی کے فضل سے ہو سکتا ہے

چوں علاج مے زمے وقت خمار والتہاب

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر پنجاب

(مسلمانوں کی حق تلفیان)

"چراغ تلے اندھیرا" یہ مثل غالباً صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر کے دفتر کے لیئے ہی موزون کیگئی ہوگی جیسا کہ مندرجہ ذیل فہرست سے صاف عیان ہے۔

عہدہ	تنخواہ	عملہ مستقل	ہندو	مسلمان	عیسائی
سپرنٹنڈنٹ	۲۰۰--۳۰۰	۱	۱	۰	۰

عہدہ	تنخواہ	عملہ مستقل	ہندو	مسلمان	عیسائی
ہیڈ کلرک	۲۰۰	۲	[illegible]	۰	۱
〃	۱۵۰	۲	۲	۰	۰
〃	۱۰۰	۷	۶	۱	۰
کلرک	۸۰	۷	۶	۲	۰
〃	۷۰	۸	۶	۲	۰
〃	۶۰	۱۰	۹	۱	۰
〃	۵۰	۱۶	۱۲	۱	۳
میزان کل		۵۳	۴۳	۷	۴

یعنی ۴۳ کلارک مین سے صرف ۷ مسلمان و کبھائی ۴ ہیر اور وہ بھی بہت غیر ضروری کام پر لگائے گئے ہین یہ دفتر ڈاکخانجات پنجاب و سرحد شمال مغربی کا دفتر اعلیٰ ہے ایسی حالت مین صاحب بہادر خود خیال فرما سکتے ہین کہ سرکل مین مسلمانونکی کیا حالت ہو سکتی ہے مندرجہ بالا فہرست کے متذکرہ افسرونکے علاوہ تینوں کیپ کلارک ہندو اسٹیبلشمنٹ برانچ کا ہیڈ کلرک سیکنڈ کلرک اور دیگر تمام کلرک ہندو جس سے صاف عیان ہے۔ کہ سرکل اور دفتر کے مسلمانوں کے حقوق ہر حالت مین تلف کئے جارہے ہین کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ہمارے مہربان ہندو صاحبان مسلمانونکو جو تعداد گریڈ مین آگے ہی کمزور ہین ہر وقت پائمال کرنیکی کوشش میں کوئی دقیقہ فرو نہیں کرتے علاوہ ازیں پوسٹماسٹر جنرل صاحب بہادر کو دفتر کے مسلمانونکی تعداد کا مدنظر رکھنا اسلیئے نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ دفتر سرکل کی ہزارون ملازمتوں پر اقتدار رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے ہم نہایت ادب سے ملتمس ہین کہ صاحب بہادر بھی جیسا کہ مسٹر ہنگٹن و مسٹر ہملٹن صاحبان نے مسلمان امیدوار بھرتی کرنیکا حکم صادر فرماکر حق رسی کرنیکی کوشش کی تھی ضرور داد رسی فرماکر مسلمانوں کو ممنون فرمادینگے کیونکہ ہمارے مہربانوں (ہندؤں) نے پھر اسی حکم کو بالائے طاق رکھدیا ہے کیونکہ سب کام انہی کے ہاتھوں مین ہین۔ نیز ایسی اسامیاں جنکا تقرری تبادلہ ترقی اور اپیل سے تعلق ہے اسطرح تقسیم کیجاوین کہ فریقین کو شکایت کا کوئی موقع نہ رہے چنانچہ اسوقت سرکل مین خصوصاً اور دفتر مین عموماً اس طرح کیا جاتا رہا ہے کم از کم دفتر کے کلارکوں مین نصف مسلمان ہونے چاہئیں۔ کیونکہ آبادی کے لحاظ سے مسلمان ہندؤں اور سکھوں سے بہت زیادہ ہین جیسا کہ مفصلہ ذیل فہرست سے ظاہر ہے۔ مسلمان ۱۱۴۴۴۱۱ ۲۲ ہندو و سکھ ۱۲۶۰۹۷۰۸ ہندو ۱۰-۴۸۷۸۲۱ سکھ ۲۱۳۰۹۸۷ تعجب ہے کہ ایسی حالت مین بھی مسلمانونکی تعداد

رہا ہے کہ ایسے دفتر مین جس سے ہزارون مسلمانونکی قسمت وابستہ ہے اسقدر قلیل ہو یعنی ۱/۸ ہم حیران ہیں کہ لائق و منصف مزاج پوسٹماسٹر جنرل صاحب نے ابتک کیوں اپنی نظر عنایت مسلمانونکی اس خطرناک کمی کی طرف مبذول نہیں کی اسلیئے ہم زور سے درخواست کرتے ہین کہ اس تناسب کو صاحب بہادر ضرور مدنظر رکھکر مسلمانونکی تعداد دفتر مین کم از کم نصف رکھینگے جن مین مندرجہ بالا آسامیوں پر نصف مسلمان اور نصف ہندو ہونے چاہئیں امید واثق ہے کہ بریس صاحب بہادر جیسا بیدار مغز حاکم ان چند سطور پر منصفانہ

قومی مراسلتین

اس عنوان کے ماتحت میں ہمیشہ ایسی مراسلتین اور تحریرین شائع ہوا کرینگی جو مختلف انجمنون کی طرف سے بغرض اشاعت دفتر الحکم میں آیا کرینگی - انجمنون کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسی مراسلتیں مختصر اور حرف مطلب پر مبنی ہون - ذیل میں منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک ارسنل فیروزپور سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور کے مراسلات کو درج کرتا ہون منشی فرزند علی صاحب ایک قابل اور ہونہار نوجوان ہین انجمن حمایت اسلام کے لیئے آپ نے بہت بڑا کام کیا ہے - سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ابھی تھوڑے عرصے سے داخل ہوئے ہیں - اور آپ کی سعی اور ہمت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ فیروزپور کو ایک مسجد عطا کر دی ہے - میں شیخ کرم الہی صاحب میونسپل کمشنر کی فراخ حوصلگی کا بھی شکرگزار ہون - کہ انہون نے تنگ خیال اور کم ظرف لوگون کے مقابلہ مین خانہ خدا کی آبادی کو پسند کیا - اگر مسجد کی مرمت وغیرہ کے لیے انجمن احمدیہ کو تفتیش کریگی - لیکن اگر شیخ صاحب ہی اس کار خیر میں بہت بڑا حصہ لیں تو یہ ان کے لیے مزید ثواب کا موجب ہوگا - اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ انکی ایسی نیکی کے عوض میں اپنے سچے سلسلہ کی شناخت کی توفیق دے - آمین -

ایڈیٹر -

اعلان - انجمن احمدیہ فیروزپور

انجمن ہائے احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے - کہ فیروزپور انجمن احمدیہ کے سکرٹری منشی جعفر علی خان صاحب کی بجائے نیاز مند راقم سکرٹری انجمن احمدیہ مقرر ہوا ہے - اب بجائے ان کے میرے پتہ پر ذیل انجمن کی کاروباری تعلق کے واسطے خط و کتابت ہوا کرے +

ساتھ ہی مجھکو انجمن کیطرف سے یہ بھی ہدایت ہوئی ہے کہ منشی جعفر علیخان صاحب کی قیمتی خدمات کا شکریہ ادا کرون - جو آپ نے انجمن احمدیہ فیروزپور کے قایم ہونے سے اب تک نہایت اخلاص اور محبت سے کی ہیں - منشی صاحب موصوف نہایت مخلص اور مستقل مزاج نوجوان احمدی ہیں - خداوند کریم ان کو جزائے خیر دے - آپ بسلسلہ ملازمت سرکاری لدھیانہ تبدیل ہوئے ہیں - وہاں کے احباب کی خوش قسمتی ہے کہ ایک قابل اور مخلص کام کرنے والے وجود ان کی طرف کھچا جا رہا ہے جس کے لیئے میں لدھیانہ کی انجمن کو مبارکباد دیتا ہون دعا ہے - کہ خداوند کریم ہمین بھی اخلاص سے خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماوے - والسلام

راقم فرزند علی احمدی (ہیڈ کلرک آرسنل فیروزپور) جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور -

بخدمت جناب ایڈیٹر الحکم -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اب تک جماعت احمدیہ فیروزپور کے پاس کوئی مسجد نہ تھی - جہان نمازون میں اجتماع ہو سکے +

۱ - خدا کے فضل و کرم سے ایک مسجد واقعہ شہر فیروزپور کے استعمال کی ہمین اجازت مل گئی ہے مین اس خط و کتابت کو جو انجمن اور متولی مذکور کے درمیان اس معاملہ مین ہوئی - آپ کی خدمت مین بغرض اشاعت بھیجتا ہون - انجمن احمدیہ فیروزپور - منشی کرم الہی صاحب کی نہایت ہی شکرگذار ہے - کیونکہ .. مراخ حوصلگی اور دلی خیال سے منشی صاحب موصوف نے کام لیا ہے - وہ کم دیکھنے مین آتی ہے اور قابل تعریف ہے علاوہ ازین ہم منشی عزیزالدین صاحب نائب کورٹ انسپکٹر کے بھی ممنون احسان ہے جنھون نے اس مسجد کے ہمین دلوانے مین بہت کوشش کی - اصل مین یہ خیال ہی ابتدا منشی عزیزالدین صاحب کے دل میں پیدا ہوا - کہ انجمن احمدیہ اس مسجد کے لینے اور آباد کرنے کی کوشش کرے - اس کے علاوہ چوہدری سردار خان صاحب بی - اے افسر مال نے بھی اس کار خیر میں ہماری اعانت فرمائی - یہ سب غیر احمدی احباب ہین - خداوند کریم ان سب کو جزائے خیر دے -

اس مسجد کی مرمت وغیرہ کے لیئے قریبا دو تین سو روپے کی ضرورت ہوگی - اس رقم کے جمع کرنے کی کوشش انشاءاللہ عنقریب شروع کی جائیگی -

فرزند علی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور

بخدمت جناب منشی کرم الہی صاحب میونسپل کمشنر فیروزپور - جناب من - السلام علیکم - آپ کے والد مرحوم کی مسجد کی غیر آباد حالت دیکھکر مجھے آپ کی خدمت مین اس درخواست کے پیش کرنے کی جرات ہوتی ہے - کہ آپ فیروزپور کی جماعت احمدیہ کو اس مسجد کے آباد کرنے کی اجازت فرماوین - اس سے کئی ایک فوائد مترتب ہونگے اولاً مسجد کی حفاظت ہوگی - اور یہ خانہ خدا ان تمام خباثتوں سے جنکا ارتکاب اب وہان آزادی سے کیا جاتا ہے - پاک رہیگا - دوئم مسجد آباد ہوکر آپ کے والد مرحوم کی روح کے لیے ان کی اصل نیت کے مطابق ثواب جاریہ کا باعث ہوگا سوئم - آباد رہنے کی حالت میں اسکی حالت اچھی رہیگی - اور وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اس کی مرمت پخت وغیرہ ہم کرواتے رہینگے - چہارم ہماری جماعت کو ایک مخصوص جگہ مل جائیگی جہان ہم امن سے عبادت الہی اور ذکر الہی کر سکین گے ہمارے اور دوسرے مسلمانون کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہم سب - ایک خدا - اور ایک رسول - ایک کتاب اور مشترکہ اوامر ونواہی کے ماننے والے ہیں - اور ہمارا اور آپ کا طریق عبادت ایک ہے - میں نے سنا ہے کہ آپ نے اس معاملہ میں اپنی رضامندی کا اظہار چند معززین کے روبرو کر دیا تھا یہ بالکل کافی سمجھا جا سکتا ہے - مگر مزید اطمینان کے لئے اگر آپ تحریری اجازت عطا فرماوین تو آپ کی موجودگی اور غیر حاضری میں یکسان مفید ثابت ہو سکتی ہے - والسلام

آپ کا نیاز مند - فرزند علی عفی عنہ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ فیروزپور

مشفق - جناب بابو فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک میگزین

السلام علیکم - آپکی چٹھی مجھے ملی - چونکہ یہ مسجد میرے والد بزرگوار کی تعمیر کی ہوئی ہے - اور مین تا ایں دم اس کا متولی ہون - مین بڑی خوشی سے آپ کو اجازت دیتا ہون کہ آپ اور آپکے ہم خیال اس مین نماز پڑہین اور اسکو آباد کرین اور شکست کی مرمت کرا دین - میری طرف سے یا دیگر اور مسلمانون کیطرف سے آپ کو تکلیف نہ ہوگی - مین اس بات مین بہت خوش ہون - کہ یہ خانہ خدا آباد ہو - یہ چند حروف بطور اجازت نامہ آپ کو لکھ دیتا ہون - کہ سند رہے - آپ کا نیاز مند کرم الہی میونسپل کمشنر بقلم خود - فیروزپور

۷۸۶

در وصف عہد میمنت مہد ملک ایڈورڈ ہفتم عالیجاہ دام اقبالہ

ترے لطف و احسان اے کردگار بیان کیا کرے بندۂ بے قرار
ہر ایک رونگٹے پر ہزاران ہزار کرم ہین تیرے جتین بیشمار
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

الٰہی ہمین تو نے پیدا کیا دیا عقل و فہم اور ذہن و ذکا
کیا علم و دولت بہی ہم کو عطا پہر اولاد سے بہرہ ور کر دیا
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین بیش از ہزار

دئے دست و پا چشم و گوش و حواس عطا فضل سے کی زبان سپاس
دیا دین اسلام محکم اساس پہر ایمان دیکر کیا بے ہراس
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

ہماری ہدایت کو بہیجے رسول کہ ضائع نہ ہوں ہم ظلوم و جہول
کیا کوششون کو ہماری قبول نہ رکہا دلون کو ہمارے ملول
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

دیا فضل سے ہم کو ہمکو وہ امام کہ جسکا مسیح ابن مریم ہے نام
رہے جسکی خواہش مین اگلے تمام ہمین تو نے بخشا وہ عالی مقام
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

دیا پر ہمین تو نے وہ بادشاہ جو ہے دادگستر رعیت پناہ
وہ ہے ایڈورڈ ہفتم عالیجاہ جو رکہتا ہے ماں باپ کی سی نگاہ
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

مبارک وجود اس شہنشاہ کا ہمین ہر طرح سے مبارک ہوا
زمانہ ہمین اسکے ایسا ملا کہ جو عہد دیگر مین دشوار تہا
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

ہین سب شاد اس عہد فرخام مین امن ون مین آرام ہر شام مین
نہین ایک بہی رنج و آلام مین مگر جو پہنسا ہے برے کام مین
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

پہرے شہرون مین جو جا ہے جدہر دلیری سے سونا دہرے ہاتھ پر
بایام شاہنشہ دادگر نہ دیکہے کوئی بہی اُٹھا کر نظر
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

غرض ہر طرح امن آرام ہے ہر ایک خاص و عام آج خوشکام ہے
بہم رام اب گرو بہرام سے "ظلم تعدیکا گم نام ہے"
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

جو احسان ہین اس شاہ کے بیشمار ہے ان مین سے ایک ریل اور ایک تار
تجارت سفر کے ہزاران ہزار فوائد ہوئے خلق کو بے کنار
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

ہر ایک شہر و دیہات مین جابجا مدارس کو حکمت سے جاری کیا
بہت کوششین کر کے صبح و مسا دیا علم کا ایک دریا بہا
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

ترقی ہوئی علم کی اسقدر ہوئین جنگلی قومین بہی بہرہ ور
نہین شہر و قصبہ مین اب کوئی گہر کہ خواندہ نہو جس مین کوئی بشر
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

وہ تہین جنگلی قومین وحشی صفات کہ ہر بات مین جنگلی تہی واہیات
پڑہے اونہین جب علم کے جوہرات وہ سب ہو گئے نیکدل نیک ذات
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

جو مشہور تہا ایک فن کیمیا وہ در صورت علم ظاہر ہوا
کہ دہات اس نے سونا بنا کے دکہا۔ گروہ بہائم کو انسان کیا
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

عجب دولت علم ہے دوستو ہے جس طرح اسکو مت چہوڑیو
خدا کی عنایت میں انسان پہ ہو وہی دوست رکہتا ہے اہل علم کو
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

غرض اس کے احسانکا ہو کیا بیان وہ ہے رحمت حق کا ایک سائبان
جو اس سایہ مین آگیا بے گمان ملیگی اسے ہر طرح سے امان
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

ہے ابر کرم وہ رعیت نواز ہے خلقت پہ اسکا در فیض باز
رعیت کرے کیون نہ اس شہ پہ ناز جو ہر وقت ہو حامی و کارساز
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

کہانتک لکہین اسکی تعریف ہم کرم لا کہ اور اک زبان قلم
کئے جسقدر اس نے لطف و کرم شمار اونکا مشکل ہے ہونا رقم
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

خدا نے بڑا فضل ہم پر کیا جو خلقت سے اس شاہ کو چن لیا
بڑا ہا ہند و انگلینڈ کا مرتبا جو وہ والی ہند و برٹن ہوا
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

رہے زندہ اس عدل پروہ سلیم خدا کا کرم اسپہ ہو صبح و شام
کیا مین نے مختصر یہ کلام دعا پر ہین کرتا ہون اب تمام
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

رعیت پناہ یا دلت شاد باد دل و جان و اقلیمت آباد باد
جو ہین دوست اسکے رہین شاد شاد دو عالم مین دشمن رہین نامراد
ترا شکر کیونکر ہو پروردگار
زبان ایک اور نعمتین سو ہزار

حافظ تصور حسین صاحب مہاجر

۵ نہایت عمدہ و مضبوط گھڑیاں ۔ وقت دینے میں اعلےٰ (خاص رعایت) پانچوں کے یک لخت خریدار کو محصول ڈاک معاف

مسلم ٹریڈنگ کمپنی واچ (جیبی گھڑی) للعہ
طالبعلموں و بچوں کو تحفہ دینے کے قابل وقت دینے میں اعلےٰ مشین مضبوط ۔ یہ گھڑیاں صرف ہمارے ہی لئے ولایتی کارخانہ میں بنائی گئی ہیں ۔ قیمت صرف (للعہ) ۶ گھڑیوں کے خریدار کو محصولڈاک معاف

راسکوپ سٹم واچ (جیبی گھڑی) للعہ
نہایت مضبوط پرزے اعلےٰ وقت دینے میں یکتا ۔ ہندسے موٹے ۔ سوئیاں بھی جس سے ایک دفعہ اسکواسی اشخاص نے پھر کئی فرمائشیں بھیجیں ۔ قیمت للعہ دو روپیہ بارہ آنہ (فی گھڑی) ۔

سنہری چوکھٹے والی گھڑی للعہ
ہر چھوٹی بڑی کلائی کو پورا آجاتی ہے مستورات پہننا بہت خوش ہوتی ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ زیور کا زیور اور گھڑی کی گھڑی ۔ بہت شوقین مرد بھی پہنتے ہیں ۔ رنگ سنہری کا جو خراب نہیں ہوتا قیمت درجہ اول للعہ درجہ دوم للعہ

رسٹ واچ (کلائی پر باندھنے کی گھڑی)
بہت عمدہ خوبصورت پرزے اعلےٰ ۔ پنڈی سائز ۔ مرد اور مستورات ہر دو کے لگانے کے قابل ۔ کلائی پر تسمہ سے باندھی جاتی ہے ۔ قیمت چاندی کا کیس درجہ اول للعہ درجہ دوم للعہ نکل کیس بلعہ ۔ مخمل یا چمڑے کا تسمہ فی ۲ ر چاندی کی زنجیری فی عہ

ہفتہ وار چابی کی گھڑی ﴿ بہت خوشنما گھڑی ﴾ للعہ
ہے ۔ پہیہ ڈائل کی طرف سے حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے ۔ چابی آٹھ روز کے بعد دیجاتی ہے ... لئے تکلیف کم ... ۔ جیولڈ چال لیور چاندی کا کیس للعہ

۳۳ فی صدی منافع
آجتک ساڑھے تین سال کے عرصہ میں مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور نے ۳۳ فیصدی منافع حصہ داروں کو تقسیم کیا جو کہ بہت عمدہ ہے ۔ آپ بھی شامل ہو جائیے ۔ مرد عورت لڑکے لڑکیاں سب شامل ہو سکتی ہیں ۔ تمام شرطیں مفت طلب کیجئے ۔

تمام درخواستیں بنام منیجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئیں ۔

محب اطفال

دوسرا نام ہے

اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے ۔ اسنے ان کے بچوں کی تندرستی کو اور قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے اسے مزے سے پیتے ہیں ۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے ۔ فروخت کیلئے سب دوافروشوں کے ہاں موجود ہے ۔ بلحاظ اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا ۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں ۔ تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کی کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بینظیر و سریع الاثر و مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے ۔ اگر مبتلا شدہ کے کانوں میں بخار ہوتے ہی اس کے چند قطرے ٹپکائے جائیں تو گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو درد سر اور بخار چند منٹ میں ہی دور اور سرسام گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام مریضوں اور بالخصوص بچوں اور انکے لیے جنکو بندش گلا کے باعث دودھ حلق سے اتارنا محال ہو جاتا ہے ۔ یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے

حیم افادہ عام کے لیے بشرط حلفی اقرار عدم افشائے راز اس کا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے قیمت فی شیشی عمر مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں گے نصف قیمت لیجائیگی ۔ نوٹ جو اخبار اشتہار درج کرنا چاہیں زر اجرت سے مطلع فرماویں المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم ہرچہ امعنت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے ۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ۔ ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روز استعمال سے امراض و متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگی ۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے ہمارا یہ کام نہ تھا ۔ کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے ۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس (عمر)

طلا طلسمی ۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں ۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہماری اس طلاء طلسمی بیحد فائدہ اٹھاویں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسکو پائینگے قیمت چھ ماشہ (عمر)

سرمہ سلیمانی ۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ ر المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

آریہ سماج اپنی اصلی شکل مین

۱- آریہ سماج کے "بڑے بڑے تعلیم پر فخر کرنے والون" کے نزدیک مکار بننا ضروری ہے +

وہ خود نہ ایشور کو مانتے ہین - اور نہ ویدون کو +

آریہ سماج مین بڑے بڑے تعلیم پر فخر کرنیوالے لوگ ایسے موجود ہین - کہ جو حقیقت مین نہ تو کسی ایشور کو مانتے ہین اور نہ ویدون کو - وہ اس قسم کے عقیدون کو قطعی جھوٹا سمجھتے ہین - وہ اس قسم کے عقیدون کو بیوقوف ہندوؤن کو پھسلا کر انہین پھنسا لینے اور ان سے چندہ حاصل کر لینے کے لیئے ضرور کار آمد سمجھتے ہین - لیکن خود وہ ان پر بشواس نہین کرتے وہ آریہ سماج کو صرف مذہبی لباس مین رکھکر اس کے ذریعے کوئی اور مقصد پورا کرنا چاہتے ہین ۔ آریہ پرچارک کے ایڈیٹر لالہ منشی رام جی اپنے ۹ر مارچ ۱۹۰۹ء کے پرچہ مین اس بات کو جن صاف الفاظ مین قبول کر چکے ہین - وہ یہ ہین +

"ہم بڑے بڑے تعلیم پر فخر کرنیوالون سے واقف ہین - جو یہ کہتے ہوئے نہین شرماتے کہ ویدون پر بیوقوف بشواس کرتے ہین - ایشور" واہون (خیالون) کے لیئے کوئی چیز نہین ہے - ایشور کا ماننا سرو سادھارن (عوام الناس) کے لیئے اچھا ہے - لیکن ہم آریہ سماج کو کام کرنے والی سوسائٹی سمجھکر سبھا سد (ممبر) ہوتے ہین - ہمارے تعلیم یافتہ ممبر کہا کرتے ہین - کہ اسپنسر اور بریڈلا کی زبان جاننے والے خدا کو مان نہین سکتے -"

۲- آریہ سماج کی رکھشا اور ترقی کے لیئے نہ صرف جھوٹ بولنا بلکہ چوری تک کرنا جائز ہے +

لالہ روشن لال بی - اے بیرسٹر ایٹ لا صاحب نے جو آریہ سماج کے ایک بہت پرانے لیڈنگ ممبر ہین اور جو اس کے بڑے بڑے عہدون پر ممتاز رہے ہین اور اب بھی لاہور مین آریہ سماج کے سکرٹیری ہین - بہت سے معزز آدمیون کے سامنے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ سماج کی رکھشا ہیتو "تپندر" نامی ایک سابق آریہ اخبار مطبوعہ ۳ر اگست ۱۹۰۹ء نے اس اعلان کا اپنے جن الفاظ مین ذکر کیا ہے - وہ یہ ہین +

مین لالہ روشن لال جی کو آریہ سماج کا بہی خواہ سمجھتا ہون - وہ اگر جھوٹ بھی لکھ رہے ہین - تو محض سماج کی رکھشا کے لیئے - **کیونکہ ان کا مقولہ ہے کہ سماج کی رکھشا کیلیئے وہ جھوٹ بولنے اور چوری کرنے کے لیئے تیار ہین +**

چنانچہ وہ اپنے اس اعتقاد کا اظہار لالہ کانشی رام جی وید کے مکان پر مفصلہ ذیل اصحاب کی موجودگی مین کر چکے ہین +

(۱) رائے نرائن داس صاحب ایم - اے ڈسٹرکٹ جج لاہور
(۲) بھگت ایشور داس ایم - اے - پلیڈر چیف کورٹ -
(۳) ڈاکٹر ہیرا لال صاحب اسسٹنٹ سرجن -
۴ - چوہدری رام بھجدت صاحب بی - اے - پلیڈر -
۵ - ڈاکٹر بالمکند صاحب اسسٹنٹ سرجن -
۶ - ڈاکٹر دیوکی نندن صاحب اسسٹنٹ سرجن
۷ - لالہ دھرمچند جی بی - اے پلیڈر -
۸ - لالہ بینی پرشاد جی - بی - اے - پلیڈر -
۹ - مسٹر نند لال جی - بی - اے بیرسٹر -
۱۰ - لالہ دھنپت رائے جی - بی - اے پلیڈر
۱۱ - لالہ لچھمی سہائے جی مترجم چیف کورٹ -
۱۲ - پروفیسر دیو دیال جی - بی - اے -
۱۳ - لالہ شیو دیال جی - ایم - اے - وغیرہ وغیرہ

۳- آریہ سماج مین دوسرون پر جھوٹے الزام لگانیکا بہت بڑا ہنر مروج ہے

لالہ کانشی ناتھ جی - بی - اے پلیڈر ڈنگہ ضلع گجرات نے اخبار "پتندر" مطبوعہ ۱۰ر اگست ۱۹۰۹ء مین لکھا ہے :-

"دوسرون پر جھوٹے الزام اور اتہام گھڑنا اور ان کو بدنام کرکے گرانا آریہ سماج کے اندر ایک آرٹ بن گیا ہے - یہ آرٹ ابتدا مین دونون پارٹیون نے ایک دوسرے کی انسٹی ٹیوشنون کے برخلاف برتا مجھے جالندھر اور لاہور ہر دو جگہ ایک مدت بعد رہکر اس آرٹ کا تجربہ ہوا ہے" -

لالہ گھاسی رام صاحب بی - اے ویدک میگزین[1] مین لکھتے ہین :-

"دوسرون کی معمولی سے معمولی کمزوریون کو سخت اخلاقی جرم کی حد تک پہنچا دینا ہمارے واسطے معمولی بات ہے مخالفین کی بھیانک سے بھیانک تصویر کھینچنی اور ان کے ادنے نقصون کو خطرناک گناہ کے درجے تک ظاہر کر دینا ہمارے بائین ہاتھ کا کرتب ہے - ہمارا وہ لیکچرار بڑا زبردست سمجھا جاتا ہے جو کہ دوسرون کے نہایت ہی پاک اور پیارے اصولون پر ٹھٹھا اڑا کر حاضرین کے پیٹ مین بل ڈال دے +

۴- آریہ سماج مین نیکی کی نسبت پاپ کرنے مین زیادہ فائدہ سمجھا جاتا ہے +

"رسالہ اندر" مطبوعہ مئی ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۸۶ مین اس کا ایک بی - اے ایڈیٹر جو کہ آریہ سماج کا ایک لیڈر بنا ہوا ہے - یہ الفاظ لکھتا ہے :-

پاپ سے آدمی اس قدر ہلاک نہین ہوتے جس قدر نیکی سے ہلاک ہوتے ہین" آگے چلکر یہی شخص صفحہ ۲۸۹ مین لکھتا ہے :-

"میری بدمعاشی نے مجھے پہلے سے زیادہ پوتر - زیادہ

---

[1] اخبار پرکاش مطبوعہ ۶ ستمبر ۱۹۰۹ء مین یہ مضمون دیکھو +

بلوان ۔ زیادہ دہارمک بنایا ہے اور مجھے اشانتی کے سمندر سے نکالکر شانتی کی بادشاہت مین داخل کردیا ہے “

۵ ۔ آریہ سماج میں کسی کی عزت محفوظ نہیں ۔

اخبار دو پتیندر “ مورخہ ۱۰ ؍ اگست ۱۹۰۹ء مین لالہ اچھرورام آریہ لکھتے ہین :۔

” بھائی بھائی سے جدا ہو رہا ہے ۔ کسی شخص کو اپنی عزت محفوظ نظر نہیں آتی ۔ غیر ذمہ وار نوجوان آج ہے سہ چند عمر کے بزرگون کی پگڑی اوتارنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہین “

۶ ۔ آریہ سماج میں لیڈنگ ممبر بننے کیلئے ناجائز طریقون کا رواج ہے

وہی صاحب اُسی اخبار مین آریہ سماج مین انتخاب کے وقت ناجائز طریقون کے رواج کی نسبت یون تحریر فرماتے ہین :۔

” عہدے اور انترنگ سبھا کی ممبری ہی زندگی کا سب سے اونچا مقصد بن رہے ہیں ۔ انتخاب کے وقت ہرطرح کے جائز و ناجائز وسایل عمل مین لائے جاتے ہین ۔ جو شخص کسی مخالف کو مستعفی کروانے کے لیئے کوشش کرتا ہے ۔ اس پر وقت آنے پر مکروہ سے مکروہ الزام لگانے مین کمی نہیں کی جاتی ۔“

۷ ۔ آریہ سماج میں نوے فیصدی نوجوان مذہبی کتب کو دور سے سلام کرتے ہیں ۔

وہی صاحب کچھ آگے چلکر لکھتے ہین

” دوسوادہیائے کی بابت تو کچھ نہ پوچھو ۔ نوے فیصدی نوجوان آپ کو ایسے ملینگے کہ جنھون نے دیگر دہارمک ؔ۵۰ گرنتھ تو درکنار ۔ ستیارتھ پرکاش تک کا بھی مطالعہ نہین کیا “

۸ ۔ آریہ سماج کے نوجوان کو خود سری سینہ زوری وغیرہ کی تعلیم ملتی ہے ۔

وہی صاحب آگے چلکر لکھتے ہین ۔

” انہون نے اگر نوجوانون کو کچھ سکھانے کی کوشش کی ہے ۔ تو محض جائز و ناجائز نکتہ چینی ۔ خود سری سینہ زوری ۔ بزرگون کی گستاخی “

۹ ۔ آریہ سماج میں عورتون کی نسبت گندی زبان کا برتاؤ ہوتا ہے

” مہاتما “ منشی رام صاحب اپنے اخبار ست دہرم پرچارک مطبوعہ ۱۱ ؍ اگست ۱۹۰۹ء مین بیان کرتے ہین :۔

” سرب سادہارن تو ایک اور رہے ۔ آریہ پُرش بھی اپنے آریتہا آریہ پن کا گورب اسی مین سمجھتے ہین کہ دیویون تک کے وشے مین گندے اور مہا گرنت محاورے برتھ برتھ کر محظوظ ہون “

کیا آریہ سماج سچے معنون میں کوئی مذہبی سوسائٹی ہے؟ ہرگز نہیں

مذکورہ بالا وہ تھوڑے سے اقتباس ہیں کہ جو ہم نے صرف چند آریہ اخبارون سے نکالکر اوپر درج کردیئے ہیں ۔ ان اقتباسون سے آریہ سماج کی جیسی کچھ افسوسناک اور شرمناک حالت مین پیش کی گئی ہے ۔ اُسے پڑھکر کون ایسا نیکی یا اخلاق پسند ہوگا ۔ کہ آریہ سماج کو سچے معنون مین ایک مذہبی سوسائٹی قرار دے سکتا ہے کوئی نہین ۔

جس سماج کا ایک بہت پرانا لیڈر کثرت سے معزز حاضرین کے سامنے بھی اس بات کا اعلان کرنے مین کوئی جھجک نہ معلوم نہ کرتا ہو ۔ کہ آریہ سماج کی رکھشا کے لیے نہ صرف جھوٹ بلکہ چوری تک جائز ہے ۔ اور اس کے ایسے اعلان پر آریہ سماج کے کسی اور لیڈر کو کسی قسم کا اعتراض نہ ہو ۔ اس سماج کو کیا کسی فرقہ کا کوئی نیکی پسند شخص بھی مذہبی سماج جان سکتا ہے ۔ ہرگز نہین ۔

کیا جس سماج کا ایک اور لیڈر اپنے اخبار مین علانیہ یہ لکھتا ہو ۔ کہ ” پاپ سے اس قدر آدمی ہلاک نہیں ہوتے جسقدر ننگی سے ہلاک ہوتے ہین “ اُسے دنیا کا کوئی بھی نیک انسان مذہبی یا دھرم سماج قبول کرسکتا ہے ! ہرگز نہین ۔

جھوٹ اور چوری اور دیگر پاپون کو جائز بتانے والی سوسائٹی کم سے کم اس بیسوین صدی مین کسی امن پسند گورنمنٹ کے نزدیک بھی صرف یہی نہین ۔ کہ مذہبی نہین سمجھی جاوے گی ۔ بلکہ جس کسی ملک مین ایسی سوسائٹی موجود ہو ۔ اس کے لیئے نہایت خوفناک سمجھی جاوے گی ۔

ایسی سوسائٹی مذہب کی آڑ میں کسی اور قسم کی سوسائٹی تو ہو سکتی ہے ۔ مگر سچے معنون مین مذہبی سوسائٹی کبھی اور کسی صورت میں نہیں سمجھی جا سکتی ۔

اور یہ بالکل سچ ہے ۔ کہ آریہ سماج اپنے اصل اور اعلیٰ مقصد کے لحاظ سے کبھی بھی مذہبی سوسائٹی نہ تھی ۔

(از جیون تت)

ایک ضروری اطلاع

چونکہ سال قریب الختم ہے اور مطبع کی ضروریات پہلے ہی احباب کی توجہ کو خصوصیت سے چاہتی ہیں اسلیئے بقایا دارون کے نام وی پی کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے احباب وصول فرماکر مجھے شکر گذاری کا موقعہ دین ۔ اگر کسی شخص کو اپنے حساب مین شک ہو یا کوئی امر دریافت طلب ہو تو وی پی بمد امانت رکھکر دریافت کرسکتا ہے

یعقوب علی

ؔ۵۰ ۔ مراد وید بہاشہ وغیرہ سے ہے ۔

کی تعلیم ہے۔ ہندو نہ صرف اپنے آبائی مذہب کی حقیقت سے واقف ہو گئے۔ بلکہ عملاً اسلام کی خوبیوں کو ثابت کر رہے ہیں کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ہنود مذہب کے رسم و رواج کے پابند ہیں۔ اسلام فرقہ بندی کے سخت مخالف ہے اور تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ نے صرف ایک ہی نام تجویز کیا ہے جو "مسلم" کا پیارا لفظ ہے۔ تم شوق سے آپ کو سید۔ مغل۔ پٹھان۔ شیخ وغیرہ کہو۔ تاکہ تعارف میں آسانی ہو۔ لیکن اس کے ذریعے کسی بزرگی کی تلاش نہ کرو۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یہ صرف اسلام ہے جو تمہارا مذہب ہے اور اسلام تمہیں اخوۃ کی تعلیم دیتا ہے ۔

اگر ان ذاتوں کے امتیاز کی وجہ سے جو غیریت پیدا ہوئی ہے اس کی سخت مخالف ہے۔ اگر تم اپنے مذہب کا اظہار کرنا چاہو۔ تو کبھی اپنے آپ کو سنی یا شیعہ یا معتزلہ وغیرہ الفاظ سے متمیز نہ کرو۔ تمہارے حقیقی عقاید کو ظاہر کرنے والا اور فی الحقیقت اسلام کو ملنے والے کا نام صرف مسلمان ہے ۔

راقم م۔ع۔ الف۔

مسلمان اپنے آسمانی تمدن کے اصول پر تو ناز کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اُس پر خود کاربند نہیں ہوتے ہندوؤں کا قومی جوش بہرصورت قابل تعریف ہے کہ وہ اپنے میں جس نقص کو دیکھتے ہیں اور میدان میں ترقی میں جو چیز ان کو سنگ راہ نظر آتی ہے اُسکو ہٹا کر چھوڑتے ہیں یہ خیال کرنے کی بات ہے کہ ہمارے مقدس اصول کو اغیار دستور العمل بناتے ہیں۔ اور ہم ایسے بیگانہ ہیں۔ کہ اسکے اغراض و مقاصد سے بھی ناآشنا ہیں۔

ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر۔

سالانہ جلسہ آریہ سماج بداؤن میں ایک مسلمان لیکچرار کی گفتگو +

مولوی میر قاسم علی صاحب مکمہ اوہشتا تا دیا نند ست کھنڈن سبھا دہلی کو چند احباب کے مشورہ سے بذریعہ تار آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر جسکا ماہ رواں کیوقت میں آریہ لیڈروں سے گفتگو کرنے کے واسطے دہلی سے بلایا گیا تھا۔ آپ تار پہونچتے ہی فوراً ۲۲ر اکتوبر کی صبح کو معہ جناب منشی احمد خان صاحب منتری دیانند ست کھنڈن سبھا کے بداؤن پہونچ گئے۔ آپکو صرف اس خیال سے تکلیف دیگئی تھی کہ مہاشا دھرم پال جی سابق عبد الغفور اور دیگر بڑے بڑے اُپدیشک آریوں کے اس جلسہ میں آئینگے لیکن جلسہ میں پہنچکر معلوم ہوا کہ نہ تو کوئی مشہور لیکچرار نہ وہ ہر سال جلسہ میں آتے ہیں صرف پنڈت مراری لال سکندر آبادی کھڑے ہوئے ایک سناتنی صاحب کے اعتراضوں کا جواب دے رہے ہیں ۔

مولوی صاحب کو جلسہ آریہ سماج کی حالت دیکھکر افسوس ہوا کہ اسقدر تکلیف سفر بھی برداشت کی مگر کوئی شخص مشاہیر آریوں میں سے جلسہ میں موجود نہیں۔ مولوی صاحب کو دیکھکر آریہ کارکنوں نے تعظیم کے ساتھ استقبال کرکے جلسہ گاہ میں ایک کرسی پر لیجاکر آپکو بٹھلا دیا مسلمانان شہر نے یہ خبر سنکر جلسہ میں آنا شروع کیا اور بہت سے مسلمان مولوی صاحب کی گفتگو سننے کے لیے جمع ہو گئے ۹ر بجے سے ایک گھنٹہ مولوی صاحب کو اعتراض کرنے کے لیئے دیا گیا جس میں نہایت دلیری اور جرات کے ساتھ دیا نند ست کھنڈن سبھا کے مکمہ اوہشتا نے قدامت روح و مادہ کے متعلق ۱۰ بجے تک گفتگو کر کے اپنے فرائض کو بڑی خوش اسلوبی و فصاحت اور غیر معمولی قابلیت سے ادا کیا۔ آپ کے مقابلہ میں ایک اپدیشک پنڈت نرنجن دیو صاحب سماج کی طرف سے پیش ہوئے جنہوں نے تین مرتبہ جواب الجواب دینے کے لیے تکلیف فرمائی مگر افسوس جواب سوال کے دینے میں ناکامیاب ہی رہے۔ پریسیڈنٹ جلسہ و دیگر مدبرین سماج نے اپنے پہلوان کو بیدل پاکر پنڈت مراری لال صاحب کو جواب دینے کے لیئے کھڑا کیا

مولوی صاحب نے اسپر اعتراض کیا کہ کیا پنڈت نرنجن دیو صاحب جواب دینے سے پہلو تہی کر گئے یا مراری لال صاحب اُنکو سہارا دینے کھڑے ہوئے ہیں مراری لال صاحب نے کہا کہ چونکہ آپکو اپنا جواب لینا ہی مقصود ہے اسلیئے جس کا دل چاہے وہ آپ کا جواب اُٹھکر دیدے اس اعتراض پر صحیح نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا کہ میرا مقصود صرف جواب لینا ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ پبلک پر ظاہر کردوں کہ اسلام کے مقابل میں گفتگو کرتے وقت آریوں کو کن مصائب کا سامنا پڑتا ہے کہ ایک جواب نہیں دیسکتا تو دوسرے کو کھڑا کر دیا جاتا ہے جس سے آریہ اپدیشکوں کی علمی قابلیت کی پردہ دری کے ساتھ ان کا عجز بھی ظاہر ہو جاتا ہے ورنہ پہلے ہی سے کیوں ایسے شخص کو پیش نہیں کیا جاتا جو مسلمانوں کو جواب دینے کی قابلیت رکھتا ہو جبتک سابق مجیب اس امر کا اعتراف نہ کرے کہ میں جواب نہیں دیسکتا یا میرا جواب ناقص ہے یا مجھ اس سے آگے کچھ نہیں آتا اسوقت تو مراری لال صاحب یا کسی اور صاحب کا کوئی حق نہیں کہ وہ مجیب کی جگہ پر کھڑا ہو میں اس کی بات ہرگز نہ سنونگا مگر پریسیڈنٹ جلسہ اور دیگر سماجیوں کی ہائے واویلا مچانے سے پنڈت نرنجن صاحب کی تو خلاصی ہو گئی اور مراری لال جی پھنس گئے سو انکی جیسی کچھ گت ہوئی اور جو کچھ اول اعتراضوں کا جواب مراری لال صاحب نے دیا اسکو سوائے مجیب کے اور تو کوئی شاید ہی سمجھا ہو سوال از آسمان تھا تو جواب از ریسمان کا پورا مصداق۔ مولوی صاحب کا سوال یہ تھا کہ روح مادہ اور پرمیشر کے ازلی ہونیکا پتہ آپ کو وید کے کس منتر سے ملا ہے براہ مہربانی وہ وید منتر پڑھکر اسکا لفظی ترجمہ سنا دو جس میں صراحۃ النص سے آپکا دعویٰ ازلیت کا بیان ہے۔ اسکے جواب میں سابق مجیب نے ایک عجیب منتر پیش کیا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ ایک درخت پر دو جانور بیٹھے ہیں۔ ایک جانور پھلوں کو بھوگ رہا ہے دوسرا دیکھ رہا ہے پس استعارہ ہے درخت سے مراد مادہ ہے اور دو جانوروں میں سے پھل بھوگنے والا جانور روح ہے اور دیکھنے والا جانور پرمیشور لہذا تینوں کی ازلیت ثابت شدہ۔ چلو چھٹی ہوئی اسپر جیسا کہ بیان مولوی صاحب نے جواب الجواب میں کیا اسکا لطف سننے سے ہی حاصل ہو سکتا تھا اس مختصر مضمون میں اس کی گنجایش نہیں۔ آریہ پبلک کی حالت مولوی صاحب کی گفتگو کے وقت جیسی متغیر ہوتی تھی۔ وہ سین بھی دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ حاضرین جلسہ جن میں عیسائی سناتن دھرم و دیگر صاحبان و اہل اسلام بھی موجود تھے سب نے معلوم کر لیا۔ کہ قدامت روح و مادہ

کاٹ کو مسلسل یاد رہو اہر اور اسکا مدار ایک درخت اور دو جانوروں پر ہی ہے باقی وید میں خیر سلا ہی ہے جس مسئلہ پر تمام جہان کو سر پر اٹھایا تھا اسکی اصلیت معلوم ہو گئی اور صرف یہی کہ دو جانور اور ایک درخت ۔ مولوی صاحب نے سوال کیا کہ دو جانوروں میں سے ایک پرمیشر دوسرا روح اور درخت سے مادہ یہ کہاں کا استعارہ ہے اور اسکا ثبوت مفصل پیش کرنا چاہیئے کہ یہ پہیلی بوجھی جاوے ۔ مجیب اول و ثانی صاحبان نے اسکا جواب نہ دیا تھا نہ دیا بے محل اور دو باتیں منتر پڑھنے شروع کر دیئے جن میں کہیں مکتی پانے کا ذکر کہیں کوئی پرمیشر کی ٹوٹی ہوئی صفت کا بیان تھا اصل سوال جو قدامت روح و مادہ و پرمیشر کے متعلق تھا اس سے ان منتروں کا کوئی تعلق نہ تھا ۔ اسی لئے اس میں ایک گھنٹہ صرف ہو گیا اور مباحثہ ختم ہوا اور وقت مانگا گیا تو نفی میں جواب ملا +

ہندو اور مسلمان

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہیں بلکہ مخالفت کا میدان بہت وسیع ہو رہا ہے ۔ اور مسلمان تو خیر اپنی ہی ہستی کی حفاظت کی فکر میں ہیں مگر ہندو کچھ شک نہیں مسلمانوں کی ہستی کے مٹا دینے کے لیئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں ۔ اور جس طرح بھی بن پڑے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو دنیا سے نہیں تو ہندوستان سے مٹا ڈالیں +

میں ان اخبارات کو ہندوؤں کے ہوں یا مسلمانوں کے عزت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا جو ان دونوں قوموں میں مخالفت کو بڑھا رہے ہیں اور میری دانست میں گورنمنٹ کو ایسے اخبارات کے متعلق فوری نوٹس لینا چاہیے ۔ یہ مخالفت لاہور میں خصوصیت سے چمک اٹھی ہے یا بھڑک اٹھی ہے ۔ ہندوستان اور راجپوت گزٹ خصوصیت کے ساتھ ہندوؤں کو اشتعال دلا رہے ہیں ۔ ان اخبارات کے مقابلہ کے لیے ایک اخبار ہنٹر نکالا گیا ہے اور باہم ایک دوسرے کی مخالفت میں پوری کوشش کی جاتی ہے ۔ کہ اخبار ہنٹر کے خلاف ہندوؤں کا ایک بہت بڑا جلسہ کیا گیا ۔ اس جلسہ کے حالات پڑھ کر اس قسم کا اندیشہ ظاہر کرنا کچھ بھی بعید از قیاس نہیں کہ وہ وقت شاید بہت ہی قریب ہے جب ہندو مسلمانوں میں قلمی اور لسانی جنگ سے گذر کر فی الحقیقت جوت پیزار کی نوبت آجاوے وہ دن خوشی کا دن نہ ہوگا ۔ بلکہ ماتم اور افسوس کا دن ہوگا +

ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اس وقت سے پہلے اپنے رسوخ اور وجاہت سے کام لیں ۔ اپنے حقوق کے لیئے جد وجہد کرنا منع نہیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا بھی نشان حیات ہے مگر ایک دوسرے کو تباہ کرنے کی فکر کرنا دانشمندی اور دیانت کے صریح خلاف ہے یہ آگ بہت تیزی سے بھڑک رہی ہے اور اس کو بجھانے کی بجائے اس پر تیل ڈالنے کی ناجائز کوشش ہو رہی ہے ۔ اور جوش کو فرو کرنے کی بجائے جوش دلایا جاتا ہے جس کا نتیجہ خطرناک ہوگا ۔ اس میں شک نہیں اور میں یہ کہنے میں قطعاً تامل نہیں کرتا ۔ کہ ہندوستان میں جو مضامین لکھے جا رہے ہیں وہ بہت تیز اور اشتعال دلانے والے ہیں ۔ اور راجپوت گزٹ نے مسلمانوں کی عزت و آبرو پر جو حملے کیئے ہیں ۔ وہ ایسے نہیں کہ مسلمان عزت و حمیت رکھتے ہوئے خاموش رہیں ۔ ایسا ہی پرکاش میں اسلام اور پولیٹکس کے عنوان سے جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا ۔ وہ سخت زہریلا تھا جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا کچھ بھی نہ تھا ۔ مگر اس کے مقابلہ کے لیئے میری دانست میں جو راہ اختیار کرنی چاہیئے تھی وہ مسلمانوں کی اس جماعت کا فرض تھا ۔ جو مسلم لیگ کے نام سے ان کے پولیٹیکل حقوق کی مدعی ہے گورنمنٹ کو باضابطہ توجہ دلا دینا کافی ہو سکتا تھا ۔ ہم اس مقابلہ میں تب پورے اتر سکتے ہیں ۔ اگر قانون اور اخلاق ہمیں اجازت دے حضرت مسیح موعود مغفور نے پیغام صلح میں ایک امر کو پیش کیا تھا ۔ جو آج باعث نزاع ہو رہا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم تو ہندوؤں کے مسلمہ بزرگوں اور رشیوں کی عزت کرتے ہیں ۔ اور انہیں راستباز ۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے یقین کرتے ہیں ۔ اور بالمقابل ہمکو ہمارے مسلمہ بزرگوں کو گالیاں دیکر دکھ دیا جاتا ہے ہندوؤں سے ہماری مراد سناتن دہرم والے نہیں ۔ بلکہ آریہ صاحبان ہیں جو اب اپنے نام کے ساتھ اصل ہندو لفظ کو لگانا پسند کرتے ہیں جس سے وہ نفرت کرتے تھے ۔ اور اس کو مسلمانوں کا عطیہ سمجھ کر اس سے گھبراتے تھے ۔ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ آخر انہوں نے عملی طور پر ہندو نام کی عظمت کا اقرار کر لیا ہے اور مسلمانوں کے دامن سے اس الزام کو دور کر دیا ۔ میری دانست میں یقیناً یہ تمام فسادات مٹ جاتے ہیں ۔ اگر آریہ لوگ شرح صدر کے ساتھ یہ اعلان شائع کر دیں ۔ کہ **آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کا برگزیدہ نبی اور صادق رسول یقین کرتے ہیں ۔**

اور آپ کے خلاف کوئی مضمون اور تحریر شائع نہ کریں اور نہ زبان سے ایسے الفاظ نکالیں جو رنجدہ اور دل آزار ہوتے ہیں ۔ مذہبی مقابلہ کے لیئے وہ تعلیم کا مقابلہ کریں ۔ قرآن مجید کی صداقتوں کے سامنے وید کی سچائیوں کو رکھیں ۔ اس سے کوئی منع نہیں کرتا ۔ بہرحال میری غرض اس مضمون کے لکھنے سے یہ ہے کہ آریہ لیڈر اپنی پوزیشن کو سوچیں جو جنگ انہوں نے مسلمانوں کیساتھ شروع کی ہے ۔ یہ بابرکت نہیں ہوگی ہندوستان ۔ اور راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر اپنی نازک ذمہ داریوں پر غور کریں ۔ اور ایسے مضامین کی اشاعت سے قطعی پرہیز کریں ۔ جو دل آزار ہوں ۔ اگر وہ اپنا رویہ بدل لیں ۔ تو پھر ان مسلمان اخبار نویسوں کو دیوانے کتے نے نہیں کاٹا ۔ جو ان کی مخالفت کریں +

مراد ما نصیحت بود و گفتیم

ہندو کانفرنس اور ذاتون کا امتیاز اور اسلام کی دنیوی برکتین

آج تک ہمین یہی معلوم تھا۔ کہ ہندو مذہب کی بنیاد ذاتون کے امتیاز پر قایم ہے۔ لیکن ہندو کانفرنس نے جو ریزولیوشن اس کے متعلق پاس کیا ہے۔ وہ بذریعہ مذہب ایک خاص قوت رکھتا ہے۔ لالہ لال چند بھنڈاری وکیل چیف کورٹ نے دوران تقریر مین فرمایا۔ کہ ان کی ذات برداری کے لوگون نے ایک دفعہ بھنڈاری کانفرنس قایم کرنے کا ارادہ کیا اور اب کو اس کانفرنس کا پریذیڈنٹ منتخب کرنے کے لیئے کہا گیا آپنے صاف انکار کیا وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی کانفرنسین ہندو قوم کے درمیان تفرقہ اور نفاق بڑہانے کے اسباب ہین چنانچہ آپ نے یہ نصیحت کی کہ تمام ہندو خواہ کسی اعلےٰ یا ادنےٰ ذات کے ہون۔ صرف اپنے آپ کو "ہندو" کہین۔

جہانتک ہندو مذہب اور ہندوستان کی تاریخ سے ہمین واقفیت حاصل ہے۔ ہم کہہ سکتے ہین۔ کہ لالہ صاحب موصوف کی نصیحت سراسر ہندو کتب مقدس اور عام رسم و رواج کے جسکا ہندو مذہب مجموعہ ہے برخلاف ہے اس مین کچھ شک نہیں کہ ذاتون کا امتیاز ایک قدرتی امر ہے اور جس طرح قدرت نے ہر ایک چیز مین ایک خاص بات دوسری چیز سے امتیاز پیدا کرنے کے لیئے رکھدی ہے۔ اسی طرح نوع انسان مین یہی امتیاز صرف شناخت کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ قرآن شریف مین اس کے متعلق یہ آیت ہے۔ انا خلقناکم من ذکر وانثےٰ وجعلناکم شعوبا وقبایل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر۔

اسلام نے ذاتون کے امتیاز اور قبایل کی تقسیم کو صرف اسی حد تک تسلیم کیا ہے کہ وہ تعارف کا ذریعہ ہین مگر بزرگی اللہ تعالےٰ کے نزدیک تقوے کے مطابق ہے۔ ہندو مذہب مین ذاتون کا امتیاز اس اصول پر نہین ہے۔ مذہب نے ذاتون کے امتیاز کے ساتھ لوگون کی بزرگی اور کمینگی کے مدارج قایم کئے ہین۔ برہمنون کو چھتریون اور چھتریون کو ویش اور ویش کو شودرون پر خاص ترجیح دی گئی ہے اگر ہندو مذہب مین ذاتون کے امتیاز کی اس قدر قید سخت نہ ہوتی تو لالہ صاحب موصوف کی نصیحت ہندو مذہب کی بنیاد ہی صرف ذاتون کے امتیاز پر قائم ہے۔ بناءبراں اس قید کی وجہ تناسخ کی تعلیم ہے۔ ہندؤون کے اعتقاد کے مطابق کسی روح کا برہمن۔ چھتری ویش۔ شودر کے گھر جنم لینا۔ اس کے گذشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور ان اعمال کے مطابق اُسکو جامہ انسانی مین ذاتون کا امتیازی درجہ ملتاہے۔ اس لیئے ہر ایک روح اس دنیا مین پیدایش کے ساتھ ذاتی فخر اور شرمندگی ہمراہ لاتی ہے:۔

موجودہ صورت مین اگر ہندؤون نے لالہ صاحب موصوف کی نصیحت پر عمل کرنا شروع کردیا تو نہ صرف ذاتون کے امتیاز کو اٹھا ئینگے بلکہ تناسخ سے بھی عملاً انکار کردین گے۔

ہندوون مین بیواؤن کی شادی کا رواج نہ تھا اور نہ مذہبًا جائز تھی۔ مگر اسلام نے خاموشی سے ایسا اثر کیا کہ آخر ہندوون کو اسکی خوبیان تسلیم کرنی پڑین اور اب اسے عملاً رواج دے رہے ہین۔ تناسخ کے برخلاف مسلمانون نے بہت کچھ کہا سنا۔ مگر تعصب نے ہندوون کو ہمیشہ انکار پر مجبور کیا آج ماستی خودبخود دلون سے زبان پر آگئی اور لالہ لالچند صاحب ہندو کانفرنس مین ذاتون کے امتیاز کے برخلاف نہایت عمدہ مدلل اور با اثر لیکچر دیا۔ ایک ایسے لایق آدمی کی دور اندیشی سے یہ امر بہت بعید معلوم ہوتا ہو کہ وہ اس کے اثر سے جو آئیندہ ان کے مذہب پر ہوگا۔ غافل تھے۔

بات اصل مین یہ ہے کہ ہندو کانفرنس کے سامنے ہندوؤن کے تنزل کے اسباب تھے۔ مردم شماری کی رپورٹون نے انکی کمر توڑدی اور نمایان کمی جو ان کی تعداد مین آئے دن دکھائی دیتی ہے۔ اس قوم کو جسکی تفریق مذہب نے ذاتون کے ہاتھ مین دیدی ہے قدرتًا کمزور بنا رہی ہے۔ اس کے پہلو بہ پہلو مسلمانون کی روزافزون ترقی تعداد مقابلتہً ہر ایک فکرمند دماغ کو خودبخود متوجہ کرتی ہے۔ اس لیئے ہندو مسلمانون کی تقلید پر مجبور ہوئے ہین۔ ہندوؤن کے تنزل اور مسلمانون کی ترقی کا مسئلہ ہندو کانفرنس کے سامنے تھا۔ اور اس مین کچھ شک نہین کہ ہندو لیڈر ایک عرصہ سے اسپر غور کررہے تھے۔ اور آخر اس قعر پستی سے نکلنے کے لیئے انہین وہی روش اختیار کرنی پڑی جو اسلام نے مسلمانون کو دکھائی ہے۔

اشاعت مذہب۔ بیواؤن کی شادی ذاتون کا امتیاز۔ ایسے اہم مسایل ہین جو ترقی نفوس سے کم و بیش وابستہ ہین۔ مگر ہندو مشنری مذہب نہ تھا۔ بیواؤن کی شادی کو اسنے آج تک تسلیم نہ کیا تھا۔ اور ذاتون کے امتیاز پر اسکی بنیاد تھی۔ جو اسلام کی تعلیم کے بالکل مخالف ہے۔ کس قدر شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ ہندؤون کی آنکھین اب کھلی ہین۔ اور کس طرح ان لوگون نے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اگرچہ ہندو قومیت کے رنگ مین ابھی تک چھوت کے پیچھے پڑے ہوئے ہین اور مسلمانون سے کنارہ کرتے ہین۔ مگر وہ بنظر انصاف غور کرین۔ کہ وہ "اسلام" کے کس قدر قریب آگئے ہین وہ بت پرستی سے بیزار ہوتے جاتے ہین۔ اشاعت مذہب کو اور بیواؤن کی شادی کو جائز سمجھتے ہین۔ ذاتون کے امتیاز کو اٹھانا چاہتے ہین اب باقی کیا رہا جس کی وجہ سے اس قدر علیحدگی اور اس قدر نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یہ ہی چند روزہ باتین ہین۔ وہ وقت بہت قریب ہے کہ کہینگے۔

ع تکرار زدکہ میان من واد صلح فتاد

اشاعت مذہب نے تو ذاتون کو پہلے ہی سے بالائے طاق رکھہ دیا تھا۔ اب اس ظاہری امتیاز کی قید بھی نہ رہی ہندو روحون کو مژدہ ہے کہ اب وہ جس گھر مین جنم لین ان کی مرضی پر موقوف ہے وہ برہمن ہون یا شودر بہرحال برابر ہین مسلمانون کو غور کرنا چاہئے کہ غیر قومین کسطرح اسلام کی دینوی برکتون سے مستفیض ہو رہی ہین اور اس لیئے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ پر کاربند ہون اور ہر ایک مسلمان کو اخوان فی الدین سمجھہ لین۔ جیسا کہ اسلام

حضرت مسیح موعود مغفور کی خواہش کو پورا کرو

حضرت مسیح موعود مغفور نے ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء کو ایک اعلان "مفید الاخبار" کے عنوان سے دیا تھا۔ مین اس اشتہار کو بجنسہ نیچے درج کرتا ہون اس اشتہار کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مغفور اپنی زندگی مین ایک جماعت ایسے لوگون کی طیار کرنا چاہتے تھے ۔ جو خدمت دین کے لیئے اپنی زندگی وقف کرین اور ان کے دینی معلومات ایسے وسیع ہون کہ ملت بیضا کے مخالفین کو شافی اور مسکت جواب دے سکین ۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک ہم نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی ۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت مغفور سیر کو جایا کرتے تھے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے دوستون کو ہم پر ہی بھروسہ نہین کرنا چاہیے ۔ بلکہ خود مخالفین کے جواب دینے کی قوت پیدا کرنی چاہیئے مگر آہ ! ہم نے اپنی بے پرواہ طبیعت سے اس مقصد کو حاصل نہ کیا ۔ اور اب حضرت کی اس نصیحت کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ جب کبھی مخالفین سے مقابلہ ہوتا ہے یا ان کے اعتراضون کے جواب دینے کے لیئے طیار ہونا پڑتا ہے ۔ تو چند گنتی کے آدمیون پر نظر پڑتی ہے ۔ انہین وجوہ اور اسباب کو زیر نظر رکھتے ہوئے حضرت اقدس چاہتے تھے ۔ کہ مدرسہ مین ایسے لوگ طیار کیئے جاوین ۔ آٹھ سال کے اندر سو آدمیون کا ایسے طور پر پیدا نہ ہونا ۔ جیسا کہ اشتہار مین ذکر کیا گیا ہے ۔ نہایت افسوسناک امر ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے دل مین بھی اسی مقصد کے لیئے خاص تڑپ ہے اور آپ عملی رنگ مین ایک جماعت کو طیار بھی کرنا چاہتے ہین ۔ چنانچہ بعض سوالات جو جواب کے لیئے آپ کے پاس آتے ہین ۔ آپ بعض خدام کو ان کا جواب لکھنے کے لیئے مامور کرتے ہیں ۔ اور غرض یہی ہوتی ہے ۔ کہ وہ جواب دینے کے اصولون کو سیکھین اور کام کرنے کی عادت پیدا ہو ۔ میری غرض اس اشتہار کے شایع کرنے سے یہ ہے کہ ایسی جماعت کے پیدا کرنے کی خصوصاً ضرورت ہے ۔ مین نے چاہا تھا ۔ کہ عربی سیکھنے کے لیئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے مشورہ سے ایک نصاب ان لوگون کے لیئے طیار کرون ۔ جو عربی کی کچھ واقفیت رکھتے ہین ۔ مگر ایسی درخواستین دو سے زیادہ نہین اب وقت ہے کہ ہم اسطرف توجہ کرین واعظین کے ہونے کی ہمین جائز شکایت ہے ۔ مگر ہم خود ہی تو واعظ بننے یا بنانے کے لیئے کوئی سعی نہین کرتے ہیں اس اعلان کو شایع کرتا ہون ۔ اور دیکھونگا کہ کتنے بزرگ اس کام کے لیئے طیار ہوتے ہین جو احباب اس جماعت میں شامل ہونے کے لیے اپنا نام بھیجدینگے ۔ ان کا نام باقاعدہ ایک رجسٹر مین انشاء اللہ درج کرونگا ۔ اور کم از کم چالیس آدمیون کے نام آنے پر مین حضرت کی خدمت مین عرض کرکے ان کتابون کی فہرست شایع کردونگا جو انہین یاد کرنی چاہئیں ۔ اس طرح پر کیا عجب ایک سال کے اندر ایک جماعت چالیس آدمیون کی طیار ہو جائے ۔ اے خدا تو آپ لوگون کے دل مین اسی ضرورت کا احساس ڈالدے ۔ اور ہمین توفیق دے کہ ہم تیرے سچے دین کی خدمت کے لیئے قوت پاسکین ۔ آمین ثم آمین

یہ ہمارا قومی ضروری امر بہت توجہ کا ازبس ضرورت ہے ۔ اب مین وہ اشتہار ذیل مین درج کرتا ہون جو حضرت مغفور نے ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء کو دیا تھا ۔ اسکو احباب غور سے پڑھین ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی

اشتہار مفید الاخیار

چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں کم سے کم ایکسو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ قطعیہ خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اسکو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس پر ہر ایک مجلس مین بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے معترضانہ اعتراضات کا جواب دے سکے اور خدا تعالےٰ کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیون اور آریون کے وساوس شایع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے ۔ پس ان تمام امور کے لیئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لایق اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگون کو اس طرف توجہ دیجائے کہ وہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کتابون کو دیکھکر اس امتحان کے لیئے طیار ہو جائیں اور دسمبر آئندہ کی تعطیلون پر قادیان مین پہونچکر امور متذکرہ بالا مین تحریری امتحان دین اسجگہ اسی غرض کے لیئے تعطیلات مذکورہ مین ایک جلسہ ہوگا ۔ اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دیئے جاوینگے ان سوالات مین وہ جماعت جو پاس نکلے گی ۔ اُن کو ان خدمات کے لیئے منتخب کیا جائیگا ۔ اور وہ اس لائق ہونگے کہ ان مین سے بعض دعوت حق کے لیئے مناسب مقامات مین بھیجے جائین ۔ اور اسی طرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ تعالےٰ اسی غرض سے قادیان مین ہوتا رہیگا ۔ جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر العدد جماعت طیار ہو جائے ۔ مناسب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقلمند ہین ۔ اس امتحان کے لیئے کوشش کرین اور ۲۵ دسمبر یا ۲۶ دسمبر ۱۹۰۱ء کو بہر حال قادیان مین پہونچ جائین ۔ والسلام

علیٰ من اتبع الہدیٰ

المشتہر

مرزا غلام احمد از قادیان ۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء

تبلیغ اسلام کیلئے ولایتی وفد

نمبر دوم

گذشتہ نمبر میں میں نے یہ بیان کیا ہے کہ ممالک غیر مین تبلیغ کے لیئے واعظ اور مبلغین بھیجنے کا سوال ابھی قبل از وقت ہے۔ سب سے اول ہماری ضروریات سلسلہ تبلیغ مین سلسلہ کے واعظین کا پیدا کرنا ہے۔ جو جہان ایک طرف علوم دینیہ اسلامیہ سے واقف ہون۔ وہان ساتھہ ہی ان مذاہب کے اصولون سے واقفیت رکھتے ہون۔ جو اس وقت مشنری مذہب بنے ہوئے ہیں یا بن رہے ہیں۔ پھر ایسے واعظین کے لیے صرف اتنا ہی ضروری نہیں ہے کہ وہ اسلام اور دوسرے مذاہب کے اصولون سے واقف ہون۔ بلکہ ان کی عام واقفیت بھی وسیع ہونی چاہیے اور وسعت معلومات کے ساتھ وہ قادر الکلام اور جرات کے ساتھہ تقریر کرنیوالے ہون۔ ایک شخص عالم ہے۔ لیکن تقریر کرنے سے عاری ہے۔ تو پھر اس کا علم اور اس کی واقفیت اس کی ذات تک محدود ہی رہ سکتی ہے۔ غرض سب سے پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ ہم سلسلہ کے لیے واعظ تیار کرین۔ اور قوم اور ملک میں تبلیغ کے لیئے نکلین۔ اور جماعت میں انجمنون کے استحکام اور قیام کے لیے کوشش کرین۔ اور ان لوگون کو جو مسلمان کہلا کر اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ اسلامی اصولون سے واقف کرین +

جب یہ سلسلہ تبلیغ مکمل ہو جائے تو قدرتاً اس کا دائرہ وسیع ہو جلے گا۔ اور بیرونی ممالک میں ہمین واعظ بھیجنے میں خوشی ہوگی۔ اور یہ امر ہماری قوم کے لیئے موجب سعادت ہوگا +

تبلیغ اسلام کا جسقدر جوش حضرت مسیح موعود مغفور کو تھا۔ ہمارے اندر وہ جوش نہیں ہے لیکن باوجود اس کے آپ نے ولایت مین تبلیغ کے لیئے جس امر کو ضروری سمجھا وہ یہی تھا۔ کہ آپ کوئی کتاب یا رسالہ لکھین اور اسے چھاپ کر ولایت میں شائع کر دین جہانتک مجھے علم ہے اور ضرورت پڑی تو مین اس کو حضرت اقدس کی تحریرون سے ثابت کرنے کی کوشش کرونگا۔ کہ آپ نے اپنی زندگی مین کسی آدمی کو ولایت بھیجنے کے لیے تجویز نہیں کیا۔ مین پھر کہتا ہون کہ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ مین ولایت میں مبلغین کی جماعت کا مخالف ہون اور چاہتا ہون کہ لوگ اس کی مخالفت کرین۔ مین اس کو قبل از وقت اور حالت قوم کے لحاظ سے اس وقت مشکل سمجھتا ہون۔ اس لیے ایسی حالت میں ہمیں اس مقصد کے لیے پہلے سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے +

ولایت مین مبلغین بھیجنے کے لیئے سب سے پہلا سوال فنڈ کا ہے۔ ایا ہمارے پاس کافی روپیہ اس مقصد کے لیئے موجود ہے یا نہیں ہے؟ اس کے جواب میں بڑی صفائی سے ہمین کہدینا چاہیئے بالکل نہیں۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء کو صدر انجمن کے ہاتھ میں اشاعتِ اسلام کی مد میں صرف تین ہزار آٹھ سو بہتر روپیہ سات آنہ تھا + جس میں سے ایک معقول رقم دفتر ایڈیٹر میگزین کی تعمیر میں چلی جایگی جو تین ہزار کے قریب ہے + اگر دو ہزار کے قریب اس میں باقی رہ جاتا تو بھی وہ اس قدر کفایت نہین کر سکتا۔ کہ کوئی مبلغ بھیجا جاوے علاوہ برین اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو ٹریکٹ سیریز کی رقم بھی اسی میں ہے + اور ابھی تجویز کیا گیا ہے کہ بائیس سو روپیہ کے قریب قریب خرچ کر کے جلسہ مہوتسو کا حضرت اقدس کا لیکچر دس ہزار چھاپ کر تقسیم کیا جائے

یہ روپیہ بھی اگر یکیکی برآمد ہو جاوے اور ہونا چاہیے۔ تو اشاعت اسلام کی مد بھی مقروض ہو جائے گی + خدا اشاعت اسلام کی مد ایسی نہیں۔ کہ وہ خسارہ مین نہ ہو۔ سرسری اندازہ کے موافق میں کہہ سکتا ہون کہ انگریزی اور اردو میگزین اور تفسیر کی آمدنی اس کے اخراجات کے لیئے ہی کفایت نہیں کرتی۔ میرے اس اندازہ پر بہر صحیح تو نہیں کہہ سکتے۔ مگر صحیح کے قریب ضرور ہے تفسیر اور ریویو کی سالانہ آمدنی اعانت کے علاوہ خریدارون سے چار ہزار سے بمشکل متجاوز ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ قوم کا تغافل اور سستی نہیں بلکہ اس کی جڑ آئے دن نئے چندون کی اپیلین اور تحریکین ہین + غرض اشاعت اسلام کی آمدنی کسی حال میں سردست اجازت نہیں دیتی۔ کہ تین واعظون کو جو ولایت مین بھیج جاوین اخراجات کو نکال سکے۔ یہ کہنا تو درست ہی نہین۔ کہ ایک آدمی جا سکتا ہے۔ اس لیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجھے ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔ جب کہ میں گزشتہ سال بمبئی مین تبلیغ کے خیال اور ارادہ سے جا رہا تھا۔ کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اکیلا شیطان ہوتا ہے۔ کم از کم تین آدمی بطور واعظ کے جانے چاہئیں۔ اگرچہ ابھی تک حضرت کی رائے زرین مجھے اس وفد ولایت کے متعلق معلوم نہین ہوئی کہ کیا ہے مگر مین اتنا وثوق سے کہہ سکتا ہون۔ کہ اگر حضرت کوئی ایسا وفد بھیجیں گے۔ تو تین سے کم قطعاً نہین بھیجین گے۔ اور تین آدمیون کا مستقل خرچ سفر خرچ کے علاوہ اٹھہ سو روپیہ سے کم کیا ہوگا + اور سفر خرچ اور دوسرے اخراجات شامل کر کے یہ رقم ڈیڑھ ہزار ماہوار کے قریب ضرور ہو جائے گی + اور ابتدائی اخراجات مزید برآن + میں نہیں کہہ سکتا کہ یکدم بیس ہزار روپیہ کے قریب قوم اور دے سکتی ہے + ولایتی وفد کے لیئے پہلی ضرورت روپیہ کی ہوگی۔ تحریک کر دینا اور بات ہے اور چند پر جوش انسانون کا اس کے لیے امداد کے واسطے امادہ ہو جانا بھی کوئی ناممکن امر نہیں مگر اس کام کے لیئے ضرورت ہوگی مستقل فنڈ کی + اور ولایت مین جا کر صرف تقریری کام کی ہی ضرورت نہین۔ بلکہ تحریری کام کا ایک باضابطہ سلسلہ شروع ہونا چاہیئے اسی بنا پر مین نے گزشتہ سال ولایت مین ایک اجنبسی کے قائم

کے قائیم کرنے کی رائے دی تھی جس نتیجہ پر اب انجمن بھی پہونچی ہے۔ فنڈز کے نہ ہونے کی وجہ سے بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام رکا ہوا ہے۔ فنڈز کے نہ ہونے کی وجہ سے بعض مدات مقروض ہو چکی ہیں + اور مستقل سرمایہ تک کا روپیہ خرچ کیا جاچکا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کہ ولایت میں تبلیغ کے لئے کسی جماعت واعظین کے بھیجنے کی تجویز کی جاوے۔ فنڈز کو مہیا کرنا ضروری ہے۔ میری رائے میں وہی پچیس روپیہ والا فنڈ اس امر کے لیے مخصوص کر دینا چاہیئے اور مین نے تحریک کرتے وقت ایسا ہی خیال ظاہر بھی کیا تھا کہ اشاعت اسلام کے کام میں اسے لگایا جاویگا۔ اس فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس لیئے جب تک ایک لاکھ روپیہ جمع نہ ہولے۔ بجز اشد ضروری کاموں کے دوسرے کام تعمیرات وغیرہ کے بند رکھے جاوین اور اس تحریک کے لیئے ایک وفد باہر بھیجا جاوے جو کل قوم سے چندہ جمع کرے۔ ایک لاکھ روپیہ کا مستقل سرمایہ میگزین کے موجودہ اخراجات کو چلانے کے لیئے کافی ہو سکے گا + اور جب کہ ولایت میں ایجنسی قائیم کی جاتی ہے اور ٹریکٹ سیرز کی اشاعت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں میگزین کی مفت اشاعت کے کام کو ٹریکٹ سیرز کے ساتھہ ملا دیا جاوے اور وہ خرچ جو اس کی مفت اشاعت پر کیا جاتا ہے۔ ٹریکٹ سیرز کی اشاعت میں شامل کر دیا جاوے ہمیں اس امر سے کوئی خوشی نہیں ہو سکتی۔ کہ دفتر کی الماریون میں صدہا جلدین میگزین کی جمع ہین۔ یہ اسی قدر چھپے جس قدر شائع ہو نہایت کار سو کا پیان زیادہ چھپ جاوینی اسطرح جبر درسی سے کام لیا جاکر پہلے فنڈز کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور مستقل فنڈ کے لیے پوری کوشش کی جاوے۔ اور مستقل فنڈز کی رقوم کو چھیڑا نہ جاوے۔ ہان ایسے کسی سود مند تجارت مین حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور حکم کے ماتحت لگا دیا جاوے۔ تاکہ وہ بڑہتا رہے اگر اللہ تعالے چاہیئے +

پر مقبرہ بہشتی کے متعلق جس قدر آمدنی ہوئے بھی بد وضع اخراجات مستقل فنڈ میں منتقل کرتے رہنا چاہیے کیونکہ مقبرہ بہشتی کی آمدنی محض اشاعت اسلام کی غرض سے ہے۔ قوم میں وصایا کے لیے تحریک کی جاوے اور پر زور تحریک ہو جب تک فنڈز کا استحکام نہو اس وقت تک اس وفد کے بھیجنے میں سخت مشکلات ہیں۔ مین کبھی اگلے نمبر مین انشاء اللہ اس سوال پر بحث کرون گا۔ کہ کیا ایسے آدمی ہمارے پاس موجود ہیں جنکو فوراً ولایت بھیجد یا جاوے ؟

میں امید کرتا ہون کہ ہماری انجمن اور اہل الرا بزرگ ان سوالات پر اور میری ان تحریرون پر خوب غور کرین گے۔ اور وہ ماؤں کے سے کام لین گے۔ ہم دل سے چاہتے ہین۔ اور ہمارے سلسلہ کی یہی غرض و غایت ہے۔ کہ اسلام اکناف عالم مین پہیل جاوے اور مغربی قومین نیاز مندی کے ساتہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائین جس قدر یہ غرض اہم ہے اسی قدر اس کی راہ مین مشکلات ہین۔ بالکل سچ ہے۔ کہ مشکلات سے ہمین گھبرانا نہین چاہیے۔ مگر اتنے بزرگ اور عظیم الشان کام کے لیئے الہی نصرت اور تائید کے جذب کرنے کا ہی موقعہ اور وقت ہو گا۔ جب اللہ تعالے ہمارے امام کے دل میں اس بات کو ڈالیگا اور وہ اپنی قوم کو حکم دیگا۔ کہ اٹھو اور یورپ و امریکہ مین جاکر اسلام کی منادی کرو + اس وقت کا انتظار ہمین شوق سے کرنا چاہیے۔ اور بحالات موجودہ ہمین ٹریکٹ سیرز کے کام کو وسیع کرنا زیادہ مفید اور سود مند ہو گا جس سے اسی سلسلہ کی اہمیت ممالک غیر مین پیدا ہو گی اور لوگون مین دلچسپی پہلے گی +

باقی آئندہ عند الفرصت

دھوکے سے بچو

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب زاد الطافکم۔ ذیل کی چند سطرین احمدی احباب کو دہوکہ سے بچنے کی خاطر اپنے اخبار صدق شعار مین درج فرماکر مشکور فرماوین۔ دو تین ہفتہ سے ایک شخص نوجوان عمر تخمیناً چوبیس پچیس برس کی ہوگی۔ گورہ بدن بڑے بڑے کان اونچی ناک والا اپنے آپ کو احمدی اور ایک معزز احمدی کا بہائی بتلاتا ہے کلکتہ مین وارد ہے کلکتہ کی جماعت پر جو کہ نہایت غریب ہے جس کی سکونت عارضی ہے۔ ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہے، کوزنگ بنایا ہے انجمن سے ایک رقم اور اس سے پہلے انجمن کے ایک ممبر سے علیحدہ طور پر ایک رقم دار الامان قادیان پہونچنے کے بہانہ پر لیکر یہین کا یہین صرف کر گیا وہ ایک معزز احمدی کا بہائی ہے۔ گو کہ مراسلت کے ذریعہ سے اس کی تصدیق ہو چکی ہے۔ مگر اس کی عادت و اطوار اس قسم کے ہیں کہ وہ کسی طرح مستحق نہین کہ احباب اسکی اعانت اور امداد کرین۔ احمدیہ پبلک اس کی باتون اور بیانون پر نہ بہولین اس کا عاجزانہ بیان سراسر مغالطہ اور اس کی قابل رحم حالت محض بناوٹی ہے چونکہ یہ ایک تعلیم یافتہ احمدی کا بہائی ہے اور احمدی جماعت کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے اور یہ کہ ایک عرصہ تک دار الامان قادیان مین رہ آیا ہے اس سبب سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی باتون اور اس کے ذوی الاکرام ارکانون سے بہی واقف ہے اسی واقفیت کے باعث دہوکہ دینے مین مشتاق ہے فضول خرچ اسراف کا شیوہ جہوٹ و کذب و تخیلات کا رویہ اختیار کر رکہا ہے احباب انکے عمل غیر صالح پر نظر دعل کرین دہوکہ نہ کہاوین امید ہے کہ جناب ایڈیٹر الحکم بہی جماعت آگرہ کرنے بغیر نہ رہینگے اسکا اعلان کر دینگے علاوہ مصلحت کے ایک گرامی قدر احمدی بہائی ایم اے ڈگری یافتہ کی مکرر سہ کرر تاکید پر اطلاع دیگئی ہے۔ والسلام

عاجز سید انعام رسول احمدی کنگی عفی اللہ عنہ نزیل کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۱۶- نومبر ۱۹۰۹ء کی صبح کو شائع ہوا

مولود مسعود

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۵- نومبر ۱۹۰۹ء کی رات کو جسکی صبح کو ۱۶- نومبر ۱۹۰۹ء تھی حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد کے مشکوئے معلّیٰ مین بیٹا پیدا ہوا ہین صدق دل سے حضرت ام المومنین اور آپ کے تمام متعلقین کو عموماً اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور خصوصاً مبارکباد عرض کرتا ہون حضرت خلیفۃ المسیح کو اہلبیت حضرت مسیح موعود و مغفور کی خوشیوں مین خصوصاً خوشی ہوتی ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کی عمر خدائی رضا مین دراز کرے اور وہ حضرت مسیح موعود مغفور کے خاندان مین فضل و برکت کا مورد اور اسلام اور اہل اسلام کے لیئے لاانتہا برکات کا موجب ہو۔ (آمین)

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان

نوٹ:- اخبار طیار ہو کر روانہ ہونیکو تھا کہ یہ خبر مسرت اثر پہنچی اسلیئے ایکدن کے لیئے روک کر ضمیمہ اس مین شامل کر دیا گیا۔ (ایڈیٹر)

(مطبع انوار احمدیہ قادیان مین چھپا)

...ماری فتح۔ منصوری کے مباحثہ کی خبر اسی اخبار میں لکھی جاچکی ہے - آج بذریعہ تار خبر آئی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ مباحثہ میں کامیاب ہو گیا - والحمد للہ علیٰ ذالک مفصل خبر